SUN.20.Sept.2026
VOLUME: 21 NO: 220
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 20 ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 220
07/ربیع الثانی 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

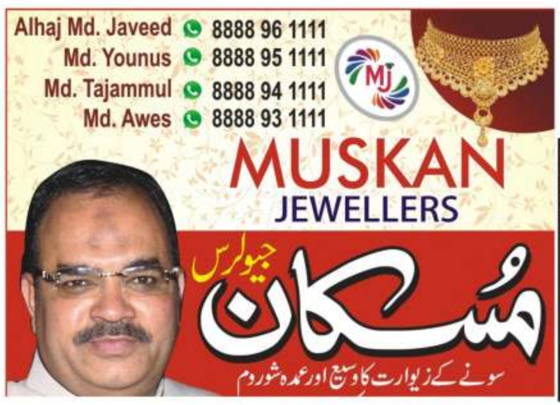

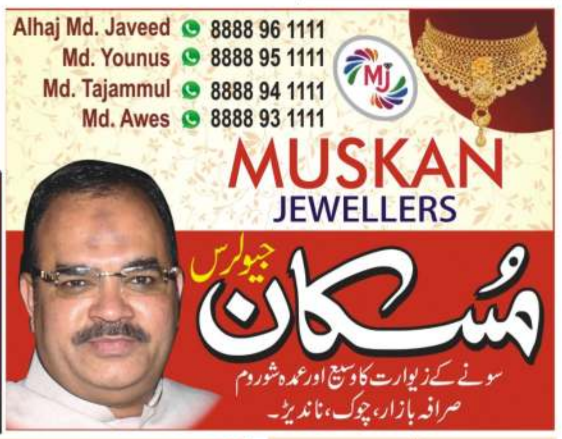

سسٹم کو اسٹوڈنٹس نہیں، اندھ بھکت چاہیے

اندور میں چھاتروں کی گونج پروگرام سے راہل گاندھی کا حکومت پر سخت حملہ

اندور: ۱۹/ستمبر (ایجنسی): مدھیہ پردیش کے اندور میں 19 ستمبر کی شام 'چھاتروں کی گونج' پروگرام نے طلبا سے متعلق کئی اہم مسائل سے پردہ اٹھایا۔ طلبا سے بات کرتے ہوئے لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے سوال پوچھنے کی عادت، تعلیمی نظام، بے روزگاری، پیپر لیک، بھرتی اور ملک کے مختلف اداروں کے کام کاج پر اپنی بات انتہائی بے باکانہ انداز میں رکھی۔ انہوں نے کہا کہ "سسٹم کو اسٹوڈنٹ نہیں، اندھ بھکت چاہیے۔" ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ "طالب علم متجسس ہوتا ہے، وہ سوال کرتا ہے، وجہ جاننا چاہتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ سسٹم سے جواب مانگتا ہے۔" راہل گاندھی 'بھارت جوڑو میدان' میں جمع ہزاروں طلبا و نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طالب علم کسی بات کو صرف اس لیے قبول نہیں کرتا کہ اسے اوپر سے ایسا بتا دیا گیا ہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ کسی شخص کو کسی بڑے ادارے کی ذمہ داری کیسے مل گئی۔ اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے وزیر داخلہ امت شاہ کے بیٹے کا ذکر کیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ وہ کرکٹ ایسوسی ایشن کے چیئرمین کیسے بنے۔ راہل گاندھی نے اسے میرٹ اور اہلیت کے سوال سے جوڑتے ہوئے کہا کہ طلبا کو ایسے معاملات پر سوال پوچھنے چاہئیں۔ راہل گاندھی نے اپنی تقریر میں ملک کے بڑے کاروبار، عدلیہ، الیکشن کمیشن اور دیگر اداروں کا بھی ذکر آیا۔ ان کا کہنا تھا کہ طلبا یہ پوچھتے ہیں کہ ادارے اپنا کام صحیح طریقے سے کیوں نہیں کر رہے ہیں؟ یہی سوال کرنے کی عادت

طالب علم کو دوسروں سے الگ بناتی ہے۔ وہ کسی بات کو آنکھیں بند کر کے ماننے کے بجائے اس کے پیچھے کی وجہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ راہل گاندھی نے طالب علم اور 'اندھ بھکت' کے درمیان فرق سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ "طالب علم کے اندر تجسس ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی بات سنتا ہے، اپنی رائے رکھتا ہے، ضرورت پڑنے پر سوال کرتا ہے اور نئی معلومات ملنے پر اپنی سوچ پر بھی غور کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس 'اندھ بھکت' سوال کرنے سے گریز کرتے ہیں۔" اس دوران انھوں نے نفرت، تکبر اور خوف کا بھی ذکر کیا، اور خواتین کے احترام کی بات کرتے ہوئے کہا کہ "طالب علم خواتین کی عزت کرتا ہے، جبکہ اندھ بھکت والی سوچ خواتین کی بے حرمتی تک پہنچ سکتی ہے۔" تعلیمی نظام پر بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ طالب علم یہ جاننا چاہتا ہے کہ اسکول اور کالجوں کی حالت خراب کیوں ہے، بنیادی ڈھانچہ ٹھیک کیوں نہیں ہے، پیپر لیک کیوں ہو رہے ہیں اور نوجوانوں کو روزگار کیوں نہیں مل رہا ہے؟ انہوں نے تعلیم کو کسی کا احسان نہیں بلکہ ہر طالب علم کا حق قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ اسکول سے کالج، یونیورسٹی سے روزگار تک کی پوری کڑی کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیم کے بجٹ، اسکالرشپ اور اساتذہ کی خالی آسامیاں فکر انگیز ہیں، اور ان خامیوں کا براہ راست اثر طلبا کی تعلیم پر پڑ رہا ہے۔ پروگرام میں مدھیہ پردیش کے مختلف علاقوں سے آئے طلبا نے بھی اپنی مشکلات سامنے رکھیں۔ دھار کے ایک طالب علم نے قبائلی علاقوں میں صحت کی سہولتوں، زمین کے پٹوں، سرکاری محکموں میں خالی آسامیوں اور ہاسٹل کی حالت کا مسئلہ اٹھایا۔ اس نے کھرگون میں پٹے منسوخ کیے جانے کی بات کہی، وہیں بالاگھاٹ میں صحت کی سہولتوں کی کمی کا سوال بھی اٹھایا۔ دیواس سے آئے ایک طالب علم نے ایم پی پی ایس سی اور بھرتی امتحانات سے متعلق مسائل بتائے۔ اس نے دعویٰ کیا کہ بھرتی کے مسائل اٹھانے والے طلبا کے خلاف مقدمات درج کیے گئے اور انہیں جیل بھی بھیجا گیا۔ اس نے پیپر لیک سے متعلق شکایات بھی سامنے رکھیں۔ طلبا نے اندور میں تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں کی دیگر مشکلات بھی بتائیں۔ ان میں کمروں کا بڑھتا کرایہ، سرکاری ہاسٹل میں نشستوں کی کمی، رہائش کی سہولتیں اور تعلیم کے بڑھتے اخراجات شامل ہیں۔ ماکھن لال چترویدی یونیورسٹی کے ایک طالب علم نے ماسٹرز میں داخلے سے متعلق شکایت پیش کی۔ اس کا الزام تھا کہ اچھے گریڈ ہونے کے باوجود اسے داخلہ نہیں ملا۔ انٹرویو کی اسکور شیٹ مانگنے پر اسے بتایا گیا کہ ایسی کوئی اسکور شیٹ رکھی ہی نہیں گئی ہے۔ ایک زرعی طالب علم نے کالج میں مستقل اساتذہ کی کمی، کلاس روم اور لڑکیوں کے لیے ضروری سہولتوں کے فقدان کا مسئلہ اٹھایا۔ ایک طالبہ نے اسکالرشپ، رہائش کے لیے مدد اور سرکاری ہاسٹل میں نشست نہ ملنے کی پریشانی بتائی۔ سبھی طلبا کی باتیں راہل گاندھی نے بغور سنیں اور ان مسائل کے پیچھے سسٹم کی خامی اور سسٹم کی ناکامی کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ تقریب کے آخر میں راہل گاندھی نے طلبا کو ملک کی بنیاد قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کوئی سہولت نہیں بلکہ ہر طالب علم کا حق ہے۔ ان کے مطابق اسکول سے یونیورسٹی اور پھر روزگار تک کے راستے کو مضبوط بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اندور کے اس پروگرام میں راہل گاندھی نے طلبا کے سوالات کو تعلیم، روزگار اور اداروں کے کام کاج سے جوڑتے ہوئے اپنی بات رکھی۔

آسام میں سیمی کنڈکٹر صنعت کے نئے مواقع

نئی دہلی: آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما نے سرمایہ کاروں اور صنعت سے وابستہ افراد سے ریاست میں سیمی کنڈکٹر کے شعبے میں پیدا ہونے والے نئے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے خاص طور پر جاگیرود میں ٹاٹا الیکٹرانکس کے سیمی کنڈکٹر اسمبلی، ٹیسٹنگ اینڈ پیکجنگ (او ایس اے ٹی) پلانٹ کا ذکر کیا، جسے رواں سال دسمبر میں شروع کیے جانے کا منصوبہ ہے۔ دارالحکومت میں یشوبھومی میں منعقدہ سیمی کان انڈیا 2026 کے موقع پر صنعت کاروں اور دیگر متعلقہ فریقوں سے بات چیت کرتے ہوئے ہمنتا بسوا سرما نے کہا کہ ریاستی حکومت ٹاٹا کے او ایس اے ٹی پلانٹ کی کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے سازگار پالیسیاں، ادارہ جاتی تعاون اور سرمایہ کاروں کے لیے دوستانہ نظام تیار کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیمی کنڈکٹر کا ماحولیاتی نظام تیزی سے پھیل رہا ہے، جس سے اختراع، سرمایہ کاری اور اقتصادی ترقی کے نئے راستے کھل رہے ہیں۔ ان کے مطابق یہ شعبہ اب صرف چپ ڈیزائن اور اسمبلی تک محدود نہیں رہا بلکہ فیبریکیشن، جدید پیکجنگ، آلات، خام مال، تحقیق اور ہنر مند افرادی قوت کی تیاری تک پھیل چکا ہے۔ سرما نے کہا کہ جاگیرود میں ٹاٹا کا او ایس اے ٹی پلانٹ شروع ہونے کے بعد روزانہ تقریباً 4.8 کروڑ چپس تیار کرنے کی صلاحیت رکھے گا اور اس سے براہ راست اور بالواسطہ تقریباً 27 ہزار روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

ہندوستان کی ترقی تیز رفتار اور پائیدار ہے: نریندر مودی

نئی دہلی: 19/ستمبر (ایجنسی): وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان اپنی قدیم ماحولیاتی سوچ کو جدید نقطہ نظر کے ساتھ جوڑتے ہوئے موسمیاتی چیلنجز کا حل پیش کر رہا ہے۔ ہندوستان کی ترقی تیز رفتار بھی ہے اور پائیدار بھی۔ ماحولیاتی تحفظ کے شعبے میں ہندوستان کی کوششیں صرف ملک کی ترقی کے اعداد و شمار نہیں بلکہ انسانیت کے مستقبل کے لیے اس کی تعاون کے اعداد و شمار ہیں۔ وزیر اعظم وگیان بھون میں نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) کی جانب سے منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس 'ماحولیات اور آب و ہوا کے محرکات کا مستقبل' سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ فطرت اور ماحولیات کے معاملے میں ہندوستان نے صدیوں تک دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اپنی روایات اور ثقافتی تجربات کو بنیاد بنا کر ہندوستان جدید موسمیاتی چیلنجز کا حل پیش کر رہا ہے اور انسانیت کی اجتماعی کوششوں کی اپیل کر رہا ہے۔ انہوں نے کانفرنس کے انعقاد پر این جی ٹی کے عہدیداروں اور اس سے وابستہ افراد کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ اکثر کاربن اخراج کی ذمہ داری غلط طور پر ترقی پذیر ممالک پر ڈالنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ آج بھی فی کس کاربن اخراج میں ہندوستان کا حصہ عالمی اوسط کے نصف سے بھی کم ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ہندوستان کے مقابلے فی کس کاربن اخراج تقریباً چھ گنا زیادہ ہے۔ ہندوستان عالمی پلیٹ فارموں پر اس حقیقت کو مضبوطی سے پیش کرتا ہے۔ مودی نے کہا کہ ہندوستان دنیا کو ساتھ لے کر ماحولیاتی تحفظ کے نئے معیارات قائم کر رہا ہے۔ ون سن، ون ورلڈ، ون گرڈ، بین الاقوامی شمسی اتحاد، ڈیزاسٹر ریزیلینٹ انفراسٹرکچر کے لیے اتحاد (سی ڈی آر آئی)، روایتی ایندھن سے متعلق عالمی اتحاد، انٹرنیشنل بگ کیٹ الائنس اور مشن لائف جیسے پلیٹ فارم موسمیات اور ماحولیات کے تئیں ہندوستان کے عزم کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 12 برسوں میں ماحولیات سے متعلق ہر شعبے میں ہندوستان نے نمایاں پیش رفت کی ہے۔ 12 سال قبل ملک کی شمسی توانائی کی صلاحیت تقریباً دو گیگاواٹ تھی جو اب 160 گیگاواٹ سے تجاوز کر چکی ہے۔ پردھان منتری سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا کے تحت 50 لاکھ سے زیادہ گھروں میں چھتوں پر سولر پینل نصب کیے جا چکے ہیں۔ پی ایم کسم یوجنا کے تحت 30 لاکھ کسانوں کے کھیتوں میں شمسی پمپ لگائے گئے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ صرف شمسی توانائی کے ذریعے تقریباً 20 کروڑ ٹن کاربن اخراج کو روکنے میں کامیابی ملی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ گزشتہ 12 برسوں میں ملک کی ہوا سے بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت تین گنا بڑھ گئی ہے اور پن بجلی کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ غیر روایتی توانائی کی صلاحیت تقریباً چار گنا بڑھ گئی ہے۔ ہندوستان کوئلے کے زیادہ صاف ستھرے استعمال کے لیے کوئلہ گیسی فکیشن جیسی ٹیکنالوجی کو فروغ دے رہا ہے اور جوہری توانائی کے شعبے میں بھی تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ مودی نے کہا کہ ماحول دوست ٹرانسپورٹ اور گرین ہائیڈروجن کے شعبے میں بھی ہندوستان تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ملک کی پہلی ہائیڈروجن ٹرین شروع ہو چکی ہے۔ گزشتہ 12 برسوں میں الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت میں تقریباً 950 گنا اضافہ ہوا ہے۔ 2014 سے قبل ایک سال میں 3000 سے بھی کم الیکٹرک گاڑیاں فروخت ہوتی تھیں، جبکہ گزشتہ سال تقریباً 25 لاکھ الیکٹرک گاڑیاں فروخت ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ 2014 تک پانچ شہروں میں تقریباً 250 کلومیٹر کا میٹرو نیٹ ورک تھا، جبکہ آج 20 سے زیادہ شہروں میں میٹرو چل رہی ہے اور ملک میں میٹرو نیٹ ورک 1000 کلومیٹر سے تجاوز کر چکا ہے۔ ریلوے کے تقریباً 100 فیصد برقی کاری سے کروڑوں لیٹر ڈیزل کی کھپت میں کمی آئی ہے۔ تقریباً 3000 کلومیٹر طویل ڈیڈیکیٹڈ فریٹ کوریڈور پر چلنے والی مال گاڑیاں ایک وقت میں سیکڑوں ٹرکوں کے برابر سامان لے جا رہی ہیں۔ تقریباً 5000 کلومیٹر طویل آبی گزرگاہوں پر بھی نقل و حمل شروع ہو چکی ہے۔ وزیر اعظم نے پانی کے تحفظ کے شعبے میں ہونے والے کام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں 70000 سے زیادہ امرت سرور تعمیر کیے جا چکے ہیں۔ کیچ دی رین مہم کے تحت تقریباً ڈیڑھ کروڑ آبی ذخیرہ کرنے کے ڈھانچے تیار کیے گئے ہیں۔ پردھان منتری کرشی سینچائی یوجنا کے ذریعے دو کروڑ سے زیادہ کسان جدید آبپاشی سہولیات سے منسلک ہوئے ہیں۔ پر ڈراپ مور کراپ مہم کے ذریعے پانی کی بچت ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شری ان ایسی فصلیں ہیں جن میں پانی کی کھپت کم ہوتی ہے۔

خاندانی معاشی حالات کے پیشِ نظر بلقیس بانو کیس کے مجرم کی ۷/دنوں کی پیرول منظور

احمد آباد: ۱۹/ستمبر (ایجنسی): گجرات ہائی کورٹ نے ۲۰۰۲ء کے بلقیس بانو کیس کے ۱۱/ مجرموں میں سے ایک، رادھے شیام شاہ کے خاندان کی خراب مالی حالات کے سبب ۷/ دنوں کی پیرول منظور کر دی ہے۔ یہ وہی مجرم ہے جس کی سپریم کورٹ میں دائر کردہ درخواست ۲۰۲۲ء میں تمام مجرموں کی قبل از وقت رہائی کی قانونی بنیاد بنی تھی، جسے بعد میں سپریم کورٹ نے منسوخ کر دیا تھا۔ جسٹس سنجیو جے ٹھا کرنے اپنے حکم میں کہا کہ عدالت نے شاہ کی درخواست میں بتائی گئی وجوہات کے ساتھ جیل کے ریمارکس کا جائزہ لینے کے بعد انہیں یہ راحت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ درخواست میں پیش کئے گئے دلائل اور جیل کے ریکارڈ پر غور کرنے کے بعد عدالت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے درخواست گزار کے حق میں فیصلہ دے رہی ہے۔ عدالت نے شاہ کو ان کی واقعی رہائی کی تاریخ سے ۷/دنوں کیلئے رہا کرنے کا حکم دیا ہے، جس کیلئے انہیں ۱۰/ہزار روپے کا ذاتی بانڈ جمع کرنا ہوگا۔ تاہم اس پیرول کیلئے کچھ شرائط بھی عائد کی گئی ہیں، جن کے تحت پیرول کی مدت ختم ہوتے ہی انہیں فوری طور پر جیل حکام کے سامنے سرینڈر کرنا ہوگا اور رہائی کے تیسرے اور پانچویں دن قریبی پولیس اسٹیشن میں اپنی حاضری درج کروانی ہوگی۔ جمعرات کو سماعت کے دوران شاہ کے وکیل کے ڈی پرمار نے عدالت کو بتایا کہ وہ خاندان کی مالی حالت بہتر بنانے اور مالی مدد کرنے کی بنیاد پر پیرول کے طلبگار ہیں۔ وکیل نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ انہیں آخری بار دسمبر ۲۰۲۵ء میں پیرول دی گئی تھی۔ واضح رہے کہ شاہ ۲۰۰۲ء کے گجرات فسادات کے دوران بلقیس بانو کی اجتماعی عصمت دری اور ان کے خاندان کے سات افراد کے قتل کے جرم میں عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے۔ وہ ان ۱۱/مجرموں میں شامل تھا جنہیں اگست ۲۰۲۲ء میں رہا کیا گیا تھا، لیکن جنوری ۲۰۲۴ء میں سپریم کورٹ نے گجرات حکومت کے اس فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے تمام مجرموں کو دوبارہ جیل بھیجنے کا حکم دیا تھا۔ یاد رہے کہ قبل از وقت رہائی کی قانونی جنگ میں شاہ کا کردار دیگر مجرموں سے الگ تھا۔ وہی ۱۱/مجرموں میں سے واحد شخص تھا جس نے یہ طے کرنے کیلئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا کہ قبل از وقت رہائی کی درخواست پر غور کرنے کا اختیار کس حکومت کے پاس ہے اور کون سی پالیسی نافذ ہوگی۔ مئی ۲۰۲۲ء میں سپریم کورٹ نے قرار دیا تھا کہ گجرات حکومت ہی ان کی درخواست پر غور کرنے کی مجاز ہے اور اسے ۹/ جولائی ۱۹۹۲ء کی اس پالیسی کے تحت جائزہ لینے کی ہدایت دی تھی جو ان کی سزا کے وقت نافذ تھی۔ اس کے بعد گجرات حکومت نے ۱۵/ اگست ۲۰۲۲ء کو تمام ۱۱/مجرموں کو رہا کر دیا اور وہ گودھرا جیل سے باہر آ گئے۔ بعد ازاں بلقیس بانو نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا، جس پر ۸/جنوری ۲۰۲۴ء کو سپریم کورٹ نے گجرات حکومت کے فیصلے کو منسوخ کرتے ہوئے کہا کہ گجرات حکومت کے پاس ایسا حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں تھا اور اس نے مہاراشٹر حکومت کے اختیارات پر تجاوز کیا تھا۔ اس کے بعد تمام ۱۱/مجرموں کو مقررہ مدت کے اندر گودھرا جیل میں دوبارہ سرینڈر کرنا پڑا۔ ذہن نشین رہے کہ اس پورے قانونی عمل سے پہلے بھی شاہ کا قانونی پس منظر اہم رہا تھا۔ وہ لاء کالج گودھرا سے قانون کا گریجویٹ ہے، اور ۲۰۰۴ء میں اپنی گرفتاری سے قبل لُنکھیڑا مجسٹریل کورٹ اور گودھرا ڈسٹرکٹ کورٹ میں

دھلی میں 17 سالہ لڑکی سے اجتماعی زیادتی پر پرینکا گاندھی کا سخت ردعمل

دہلی: ۱۹/ستمبر (ایجنسی): دہلی میں نابالغ لڑکی سے عصمت دری اور قتل کے بعد کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے خواتین کی حفاظت کو لے کر سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں خواتین کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری لینے کو تیار ہی نہیں ہے۔ پرینکا گاندھی واڈرا نے ہفتہ کی صبح سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "دہلی میں 17 سالہ بچی کے ساتھ ظلم کی تمام حدیں پار کر دی گئیں اور اس کے بعد اسے بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔ چند ہی روز قبل ایک اور نابالغ لڑکی کے ساتھ عصمت دری کی گئی۔" اپنی 'ایکس' پوسٹ میں پرینکا گاندھی نے مزید لکھا کہ "ملک میں خواتین کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری لینے کو تیار ہی نہیں ہے۔ خواتین کی ترقی کی صرف کھوکھلی باتیں کی جاتی ہیں۔ سینکڑوں خواتین پر مظالم ہوتے ہیں، تشدد کیا جاتا ہے، لیکن وہ مجرموں کے خلاف ٹھوس کارروائی کی امید نہیں کر سکتیں، ایف آئی آر تک درج نہیں کی جاتی۔" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "معاشرہ اور حکومت دونوں خواتین کو تحفظ، آزادی اور مساوات کا حق دینے میں پوری طرح ناکام ہیں۔" قابل ذکر ہے کہ یہ معاملہ 13 ستمبر کو سامنے آیا، جب شمالی دہلی کے سروپ نگر علاقے میں کشک روڈ پر جے پال رانا کے کھیت کے قریب ایک بری طرح سڑی گلی لاش ملی۔

طلبا کی خودکشی، پیپر لیک، اتیچ-1 بی ویزا۔ کئی اہم ایشوز پر کانگریس نے مودی حکومت کو گھیرا

دہلی: ۱۹/ستمبر (ایجنسی): کانگریس میڈیا شعبہ کے قومی صدر اور راجیہ سبھا رکن پون کھیڑا نے آئی آئی ٹی بامبے اور جھانسی میں طلبا کی خودکشی، پیپر لیک، مغربی بنگال میں کانگریس امیدوار کی گرفتاری اور امریکہ میں اتیچ-1 بی ویزا کے لیے ایک لاکھ ڈالر کی فیس معاملوں پر مرکز کی مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انھوں نے مودی حکومت کو خاص طور سے طلبا کے لیے انتہائی مضر قرار دیا اور کہا کہ اس کی پالیسیاں بہت نقصان پہنچانے والی ہیں۔ یہ تبصرہ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک پوسٹ میں کیا ہے۔ اس پوسٹ میں پون کھیڑا نے راہل گاندھی کے پروگرام چھاتروں کی گونج سے متعلق کچھ اہم معلومات بھی سامنے رکھیں۔ یہ پروگرام اندور میں منعقد ہو رہا ہے، جس کے بارے میں حریفوں کے ذریعہ غلط تشہیر کیے جانے پر انھوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ اندور میں پوسٹر بازی کرتے رہیں گے۔ ہم اصل مسائل اٹھا کر آگے نکل جائیں گے۔ ہم نوجوانوں کے لیے انصاف کی بات کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ 'ان کو کرسی چھوڑنی پڑے گی۔ نوجوانوں کے ساتھ اس وقت کئی بڑے مسائل ہیں۔ نوجوان نسل کے ساتھ دھوکہ ہو رہا ہے۔ پون کھیڑا نے بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ جیسے جیسے چھاتروں کی گونج شہر بہ شہر آگے بڑھ رہی ہے، ویسے ویسے بی جے پی حکومت کے بہانے، دھمکیاں اور اسے روکنے کے لیے اختیار کیے جانے والے ہتھکنڈے بھی بڑھ رہے ہیں، جس میں اب مدھیہ پردیش حکومت کی باری ہے۔ انہوں نے کہا کہ راجیو گاندھی کے قتل کا حوالہ دینے سے لے کر کوچنگ سنٹرس پر حلف نامے پر دستخط کرنے کا دباؤ بنانے تک (جس میں پروگرام میں شامل ہونے والے طلبا کی حفاظت کے لیے انہیں ذمہ دار ٹھہرایا جائے) بی جے پی جو بھی کر رہی ہے، اس میں گھبراہٹ دکھائی دے رہی ہے۔ وہ گھبرائی ہوئی ہے کہ طلبا اکٹھا ہو کر اپنی آواز اٹھائیں گے، لیکن ڈرانے دھمکانے سے ان کی آواز دبائی نہیں جا سکے گی۔ کانگریس لیڈر نے ویاپم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پیپر لیک کی جننی بی جے پی ہے۔ سب سے پہلا تجربہ ویاپم کے ذریعے مدھیہ پردیش میں کیا تھا۔ اب انہوں نے ویاپم ماڈل پورے ملک میں نافذ کر دیا ہے۔ آج بھی 2 خودکشیاں ہوئی ہیں۔ ایک ممبئی آئی آئی ٹی میں ہوئی ہے، دوسری جھانسی میں ہوئی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ایک کے بعد ایک نوجوان مایوسی کا شکار ہو کر خودکشی کر رہا ہے، کیونکہ اسے اپنا مستقبل تاریک نظر آ رہا ہے اور راہل گاندھی نوجوانوں کو روشنی دکھانے کا کام کر رہے ہیں۔ اتیچ-1 بی ویزا معاملہ پر پون کھیڑا نے کہا کہ مودی جی نے سب کچھ ٹرمپ کے کہنے پر کیا۔ ٹرمپ کے کہنے پر ایم آئی ڈی لگایا، پھر بھی ہر روز چوٹ لگ رہی ہے۔ اتیچ-1 بی ویزا کی فیس ایک سال کے لیے بڑھا دی گئی ہے۔ ہندوستان میں نوجوانوں کو نقصان ہو رہا ہے۔ یہ خارجہ پالیسی کی مکمل طور پر ناکامی ہے۔ وہ مغربی بنگال میں جاری سیاسی ہلچل کا بھی ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بی جے پی مغربی بنگال میں کسی بھی طرح سے الیکشن جیتنا چاہتی ہے۔ وہ الیکشن ہار جاتے ہیں تو رکن پارلیمنٹ اور رکن اسمبلی کو چرا لیتے ہیں، بی جے پی چوری اور ڈاکے کی ماہر ہے۔

ڈینگو کے خلاف بڑی کامیابی، ہندوستان کی پہلی ویکسین کو ملی منظوری

دہلی: ۱۹/ستمبر (ایجنسی): ہندوستان میں ڈینگو سے ہر برس تقریباً 200 سے 400 افراد کی موت ہوتی ہے۔ ایسے میں اس بیماری سے لڑنے کے لیے جلد ہی ملک میں اس کی ویکسین دستیاب ہوگی۔ اسی ماہ ڈاکٹر ریڈیز لیبارٹریز (حیدرآباد) اور جاپانی کمپنی ٹیکڈا فارماسیوٹیکلز کے درمیان معاہدہ ہوا ہے۔ اس معاہدے کے مطابق ٹیکڈا کی 'کیوڈینگا' نامی اینٹی ڈینگی ویکسین ہندوستان کی پہلی ڈینگو ویکسین ہوگی۔ حیدرآباد کی ڈاکٹر ریڈیز لیبارٹریز بچوں اور بالغوں کی ویکسینیشن کے لیے ہندوستان کی نجی مارکیٹ میں ٹیکڈا فارماسیوٹیکلز کی ہندوستان کی پہلی اینٹی ڈینگو ویکسین کی تشہیر اور تقسیم کرے گی۔ کمپنیوں کے مطابق ٹیکڈا کی ویکسین۔ کیوڈینگا۔ 2027 کے ابتدائی 6 ماہ میں ہندوستان میں لانچ ہو سکتی ہے۔ اس ویکسین کی قیمت کیا ہوگی، اس کے متعلق فی الحال کوئی اطلاع نہیں دی گئی ہے۔ ٹیکڈا کے انٹرکانٹینینٹل مارکیٹس کے سربراہ مہندر نائک نے کہا کہ مارکیٹنگ آتھرائزیشن کی منظوری جولائی میں ہی ملی ہے۔ اس لیے ابھی سب سے ضروری کام کمرشل ڈسٹری بیوشن شروع ہونے سے پہلے ضروری مقامی عمل کو مکمل کرنا ہے۔ باقی مقامی عمل مکمل ہونے سے پہلے قیمت کے بارے میں اندازہ لگانا جلد بازی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس تعاون کے ذریعے ٹیکڈا اور ڈاکٹر ریڈیز، نافذ ریگولیٹری ضروریات کے مطابق بچوں اور بالغوں کی ویکسینیشن کے لیے ہندوستان کی نجی مارکیٹ میں کیوڈینگا کی تشہیر اور تقسیم، بیماری کے بارے میں بیداری اور ہیلتھ کیئر پروفیشنلز کے ساتھ رابطے میں مدد کریں گے۔ حالانکہ ہندوستان کے پبلک امیونائزیشن پروگرام میں اسے شامل کرنا ایک اہم طویل مدتی ہدف ہے، لیکن ڈاکٹر ریڈیز کے ذریعے نجی مارکیٹ میں اس کی دستیابی سے اہل افراد کو ویکسین ملنے کی راہ کھلے گی۔ آگے کی اطلاع مناسب وقت پر دی جائیں گی۔ ہندوستان میں ڈینگو ایک بڑا اور بدلتا ہوا پبلک ہیلتھ چیلنج بنا ہوا ہے۔ انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ کی وائرس ریسرچ اینڈ ڈائیگناسٹک لیبارٹری کی جانب سے کی گئی ملک گیر ڈینگو سرویلنس اسٹڈی کے مطابق ہندوستان کے کئی علاقوں میں ڈینگو وائرس کے چاروں سیرو ٹائپ (ڈی ای این وی-1 سے ڈی ای این وی-4) ایک ساتھ پھیل رہے ہیں اور ہر 14 میں سے ایک مریض ایک ہی وقت میں ڈینگو کے کئی سیرو ٹائپ سے متاثر پایا جا رہا ہے۔

جھوٹ کی گونج، ختم، طلبہ نے واضح پیغام دیا: کرن رجیجو

نئی دہلی: مرکزی وزیر کرن رجیجو نے دہلی یونیورسٹی طلبہ یونین (ڈوسو) انتخابات میں اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) کی کامیابی پر تنظیم کو مبارکباد دی اور کہا کہ انتخابی نتائج نوجوانوں کی آواز کی عکاسی کرتے ہیں۔ ڈوسو انتخابات کے نتائج پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے رجیجو نے کہا کہ یہ انتخاب "بہت اہم اور علامتی" تھا اور اے بی وی پی نے بڑی کامیابی حاصل کر کے ایک بار پھر اپنی مضبوط موجودگی درج کرائی ہے۔ انہوں نے کہا: "دہلی یونیورسٹی طلبہ یونین کا انتخاب بہت اہم اور علامتی ہے۔ اے بی وی پی نے ایک بار پھر بڑی کامیابی حاصل کر کے اپنی مضبوط موجودگی درج کرائی ہے۔ کانگریس ایک بھی نشست نہیں جیت سکی۔

ڈاکٹر ذیشان آرتھوپیڈیک ہاسپیٹل
آرتھوپیڈیک جوائنٹ ریپلیس مینٹ سرجن
مدینہ ہارڈویر کے سامنے دیگلور ناکہ ناندیڑ۔
ڈاکٹر ذیشان مشتاق علی
M.B.B.S., M.S.(Ortho) کنسلٹنٹ آرتھوپیڈک سرجن
Orthopaedic & Joint Replacement Surgeon
Fracture
Joint Pain
Spine
Arthritis
Trauma Care
ہماری خصوصیات:
* گھٹنے اور کولہے کے جوڑ کی تبدیلی (Knee and Hip Joint Replacement)
* پیچیدہ فریکچر کا علاج (Complex Fracture Treatment)
* دوربین کے ذریعے سرجری (Arthroscopy Surgery)
* ہڈیوں، جوڑوں اور عضلاتی بیماریوں کا علاج (Treatment of bone, joint, and muscle diseases)
* ہڈیوں کے انفیکشن اور رسولیوں کا علاج (Treatment of bone infections and tumors)
* گٹھیا (Arthritis) * گردن کا درد، اسپونڈیلوسس (Neck Pain, Spondylosis)
* کمر درد (سائیٹکا)، ریڑھ کی ہڈی کے فریکچر، سلپ ڈسک Back Pain, Spine Fracture, Slip Disc)
* بچوں کی ہڈیوں کی بیماریوں کا علاج (Treatment of pediatric bone diseases)
او پی ڈی کا وقت OPD
صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک
شام 8 بجے سے رات 11 بجے تک
7406807844

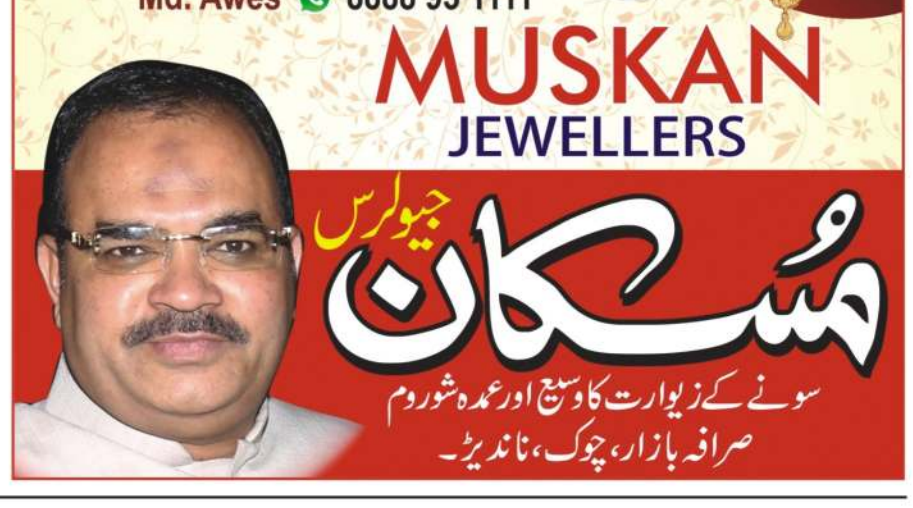

ورقِ تازہ

20 Sept. 2026 — اداریہ

گونج جو طوفان بن گئی!

تعلیمی اداروں کی روایتی خاموشی اب مکمل طور پر ٹوٹ چکی ہے۔ کتابوں پر جھکے ہوئے چہروں پر اب مستقبل کا خوف نہیں، ایک شدید اور منظم مزاحمتی تاثر ابھر آیا ہے۔ نوجوان نسل کا یہ اضطراب اچانک راتوں رات پیدا نہیں ہوا، ریاست کا بے حس اور دہری پالیسیوں پر مبنی نظام اس لاوے کو برسوں سے اپنے اندر پکا رہا تھا۔ امتحانی پرچوں کا لیک ہونا اب کوئی انتظامی خامی یا حادثہ نہیں رہا، یہ ایک باقاعدہ منافع بخش صنعت بن چکا ہے۔ غریب اور متوسط طبقے کے والدین کی عمر بھر کی جمع پونجی اور طلبہ کی شبانہ روز محنت ایک کرپٹ مافیا کی بھینٹ چڑھ رہی ہے۔ امتحانات اور بھرتیوں میں ہونے والی ان بے ضابطگیوں نے ملک کے پڑھے لکھے نوجوانوں کو اپنے مستقبل کے تئیں شدید غیر یقینی اور ذہنی اذیت کا شکار کر دیا ہے۔ اسی بے چینی، غصے اور ٹوٹتی ہوئی امیدوں کو اب ایک منظم سیاسی آواز مل رہی ہے۔ چھاتروں کی گونج کے نام سے شروع ہونے والی یہ مہم نوجوانوں کے اسی بکھرے ہوئے کرب کو ایک طاقتور پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کا عملی قدم ہے۔ کوٹا کے کوچنگ سینٹرز، دہرادون کی وادیوں، پریاگ راج کے تاریخی گھاٹوں اور پونے کے آئی ٹی مراکز کے بعد آج یہ سفر اندور کے میدانوں تک آ پہنچا ہے۔ اقتدار کا خوف ان عوامی اجتماعات کے خلاف اٹھائے گئے انتظامی قدموں سے صاف جھلکتا ہے۔ اندور کے جواہر لال نہرو اسٹیڈیم کے دروازے اس عوامی مکالمے کے لیے اچانک بند کر دیے گئے۔ ریاستی مشینری کی اس روایتی رکاوٹ کو عبور کرنے کے لیے ریجنل پارک کے سامنے بارہ ہزار مربع میٹر کی اراضی کو عارضی لیز پر لے کر بھارت جوڑو میدان کے نام سے ایک نیا پنڈال سجا دیا گیا۔ طاقت کے زور پر خیالات کو قید کرنے کی ایسی ہر کوشش ہمیشہ عوامی مزاحمت کو مزید ہوا دیتی ہے۔ جغرافیائی فاصلوں اور انتظامی رکاوٹوں کو سمیٹنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال ہو رہا ہے۔ اندور کے اس اجتماع کو چھندواڑہ کے راجیو گاندھی پرائیویٹ بس اسٹینڈ سمیت مختلف مقامات پر بڑی ایل ای ڈی اسکرینوں کے ذریعے براہ راست نشر کیا جا رہا ہے۔ ایک شہر سے اٹھنے والی آواز ڈیجیٹل لہروں پر سوار ہو کر بیک وقت لاکھوں نوجوانوں کے دلوں میں اتر رہی ہے۔ اس مہم نے سماج کے کئی ان کہے اور حساس پہلوؤں کو بھی بے نقاب کیا ہے۔ گزشتہ ماہ ۲۲/اگست کو پونے میں ہونے والا پروگرام اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی تھا۔ طالبات نے پہلی بار کھل کر امتحانی نظام کی خامیوں کے ساتھ ساتھ ان سماجی اور خاندانی بیڑیوں پر بھی بات کی جو ان کے تعلیمی سفر کو قدم قدم پر جکڑتی ہیں۔ طلبہ کی فکری سوچ اور نفسیات میں ایک زبردست تبدیلی آ چکی ہے۔ امتحانات میں مسلسل ناکامی پر اب نوجوان خود کو نااہل سمجھ کر احساس کمتری کا شکار نہیں ہوتا۔ وہ مکمل طور پر جان چکا ہے کہ اصل خرابی اس کی قابلیت یا محنت میں نہیں، ریاست کے مسلط کردہ نظام کی شفافیت میں ہے۔ یہ شعوری بیداری ایوانِ اقتدار کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔

ملک کی آبادی کا سب سے بڑا حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ ڈیموگرافک ڈیویڈنڈ کا یہ سنہرا موقع ناقص منصوبہ بندی اور بے روزگاری کے باعث اب ایک ہولناک بحران میں تبدیل ہو رہا ہے۔ کروڑوں پڑھے لکھے ہاتھ کام مانگ رہے ہیں، اور بدعنوان نظام انہیں صرف کھوکھلی ڈگریاں تھما کر سڑکوں کی خاک چھاننے کے لیے چھوڑ رہا ہے۔ معاشی بے بسی اور فکری کسمپرسی کی یہ تصویر ایوانِ اقتدار کی پالیسیوں کی قلعی کھولنے کے لیے کافی ہے۔ تعلیم اب ایک بنیادی حق کے بجائے ایک سفاک اور منافع بخش تجارت بن چکی ہے۔ مہنگے کوچنگ سینٹرز، بھاری فیسیں اور رہائش کے ہوشربا اخراجات نے عام آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ ریاستی سرپرستی میں پروان چڑھنے والا یہ تعلیمی مافیا پورے نظام کی رگوں میں کینسر کی طرح پھیل چکا ہے۔ غریب اور متوسط طبقے کا فرد اپنا پیٹ کاٹ کر ان تعلیمی منڈیوں تک پہنچتا ہے، جہاں اس کا مستقبل چند روپوں کے عوض نیلام کر دیا جاتا ہے۔ امتحانی مراکز کے باہر کھڑے والدین کی بے قرار آنکھیں اس بات کی گواہ ہیں کہ کوئی بھی مسابقتی امتحان ایک طالب علم تنہا نہیں دیتا۔ اس کی پشت پر ایک پورے خاندان کی امیدیں، جائیدادوں کے رہن رکھے کاغذات اور راتوں کی نیندیں جڑی ہوتی ہیں۔ پرچہ لیک ہونے یا امتحان منسوخ ہونے کی خبر محض ایک انتظامی اعلان نہیں ہوتا، اس کے ساتھ درجنوں خواب اور خاندانوں کی معاشی بقا یکلخت ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اس نفسیاتی صدمے کا ازالہ کوئی بھی ریاستی مرہم نہیں کر سکتا۔ سیاسی اسٹیجوں سے جاری ہونے والے یکطرفہ خطابات اور طویل تقریروں نے عوام کو ایک عرصے تک خاموش تماشائی بنائے رکھا ہے۔ ایسے گھٹن زدہ ماحول میں نوجوانوں کے درمیان جا کر ان کی الجھنیں اور تند و تیز سوالات سننا، مروجہ سیاسی تکبر کے خلاف ایک عملی بغاوت ہے۔ جوابدہی اور مکالمے کا یہ براہِ راست عمل روایتی سیاسی اشرافیہ کے لیے ایک نیا اور انتہائی کٹھن امتحان بنتا جا رہا ہے۔ جذباتی، مذہبی اور تقسیم در تقسیم کے بیانیوں میں الجھی ملکی سیاست اب تیزی سے اپنا محور بدل رہی ہے۔ روزگار، شفاف تعلیم اور معاشی تحفظ جیسے حقیقی مسائل کا قومی مباحثے پر حاوی ہونا ایک انتہائی اہم فکری کروٹ ہے۔ جب آٹھ سو شہروں اور قصبوں میں نوجوان خالصتاً اپنے معاشی حقوق پر بات کریں گے، تو ذات پات اور فرقہ واریت کی بنیاد پر کھڑی کی گئی سیاسی عمارتیں خود بخود زمین بوس ہونے لگیں گی۔ عوامی سطح پر ابھرنے والا یہ نیا شعور سیاسی بساط کے پرانے مہروں کو مکمل طور پر بے بس کر رہا ہے۔ نوجوانوں کی اس منظم بیداری نے اپوزیشن کے ہاتھ میں ایک ایسا مضبوط بیانیہ تھما دیا ہے، جو محض حکومت کی روایتی مخالفت پر مبنی نہیں، بلکہ ایک متبادل اور شفاف نظام کی تعمیر کا تقاضا کر رہا ہے۔ یہ نیا سیاسی گٹھ جوڑ اس بات کی حتمی دلیل ہے کہ آئندہ انتخابی معرکوں میں محض لفاظی اور نعرے نہیں چلیں گے، ریاست کو اپنی کارکردگی کا کڑا حساب دینا ہوگا۔ نظام سے امیدیں ٹوٹنے کے بعد تاریخ ہمیشہ ایک نیا اور فیصلہ کن موڑ لیتی ہے۔ اندور کے میدانوں میں ہزاروں نوجوانوں کا اجتماع ایک نئی فکری شروعات کا اشارہ ہے۔ یہ چند گھنٹوں کا کوئی روایتی سیاسی جلسہ نہیں، ایک ایسے طاقتور جمہوری طوفان کا پیش خیمہ ہے جو پرانے سیاسی بیانیوں، فرسودہ نظام اور کھوکھلے وعدوں کی بنیادیں ہلا کر رکھ دے گا۔

آئینہ خانہ:

از: سید رشید اللہ حسینی، اطہر کلیم احمد

شیر سنگھ کی دغابازی، سیٹھ صاحب کی سادگی اور کروڑوں کا 'چشمہ'!

دنیا میں کچھ رشتے اتنے یکطرفہ اور 'بلائنڈ ٹرسٹ' (Blind Trust) پر قائم ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ محلے کے لالچی چوکیدار 'شیر سنگھ' اور امیر کبیر 'سیٹھ صاحب' کا رشتہ بھی بالکل ایسا ہی ہے۔ شیر سنگھ اس مفاد پرست دوست کی طرح ہے جو تحفے میں آپ کی ہی مہنگی گھڑی مانگتا ہے اور پھر اسی گھڑی میں وقت دیکھ کر بتاتا ہے کہ "معاف کرنا سیٹھ جی، میری ڈیوٹی کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔" ہم بچپن سے سنتے آ رہے ہیں کہ دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے، لیکن شیر سنگھ کی لغت میں دوست وہ ہے جسے مشکل وقت میں اکیلا چھوڑ کر، اس کی مجبوری کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے محلے کا مہنگا ترین سیکیورٹی سسٹم بیچا جائے۔ سیٹھ صاحب کی سادگی، معصومیت اور نام نہاد 'شرافت' کا یہ عالم ہے کہ وہ پچھلی کئی دہائیوں سے اسی شیر سنگھ کے ڈسے کا شکار ہیں، اور ہر بار ڈسے جانے کے بعد بل بھی خود ہی خوشی خوشی ادا کرتے ہیں۔ شیر سنگھ کی اس دغابازی اور ڈبل گیم کا تازہ ترین اور سب سے شاندار لطیفہ پچھلے دنوں نکڑ والے خفیہ چائے خانے میں پیش آیا۔ اطلاعات ہیں کہ شیر سنگھ، جو خود کو محلے کا چوہدری اور سیٹھ صاحب کا اکلوتا باڈی گارڈ کہتا ہے، اس نے چائے خانے میں محلے کے آوارہ لڑکے 'ببن کباڑی' (جس کا نشانہ بہت پکا ہے) کے ساتھ بیٹھ کر چائے پی اور کمال کی 'چوکیداری مہارت' کا مظاہرہ کیا۔ شیر سنگھ نے ببن کباڑی سے کہا، "دیکھو بھائی، میں اب اس گلی کے جھگڑوں سے خود کو دور کر رہا ہوں۔ تم بس مین روڈ پر میرے اور میرے 'چہیتے سالے' کی دکان پر پتھر مت مارنا۔ البتہ، اگر تمہارا دل چاہے تو سیٹھ صاحب کی حویلی پر شوق سے نشانے بازی کی پریکٹس کرو، میں بیچ میں نہیں آؤں گا۔" ببن کباڑی نے بھی حامی بھر لی۔ ذرا تصور کریں، آپ نے محلے کے جس بدمعاش سے بچنے کے لیے بھاری تنخواہ پر ایک باڈی گارڈ رکھا تھا، وہ رات کو اسی بدمعاش کے ساتھ سگریٹ پی رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ "میرے کیبن پر پتھر مت مارنا، باقی سیٹھ جی کی حویلی کھلی ہے، جتنا چاہے لوٹ لو، بس میری ڈیوٹی کے اوقات میں شور مت مچانا!"

جب ببن کباڑی کو سیٹھ صاحب کی حویلی کی دھلائی کا 'این او سی' (NOC) مل گیا، تو شیر سنگھ نے اپنی اصل دکان کھولی۔ سیٹھ صاحب نے گھبرا کر شیر سنگھ کو فون لگایا: "شیر سنگھ بھائی! ببن کباڑی نے حویلی کا راستہ گھیر لیا ہے، ہماری گاڑیاں پھنسی ہوئی ہیں، جلدی سے اپنا ڈنڈا لے کر آؤ اور ہماری مدد کرو!" اب شیر سنگھ، جس کے ڈی این اے میں چوکیداری سے زیادہ 'پراپرٹی ڈیلنگ' اور 'سیلز مین شپ' بھری ہے، اس نے بڑے پیار سے جواب دیا: "دیکھیں سیٹھ صاحب! مجھے سردیوں کی راتوں میں گلیوں کی دھول مٹی راس نہیں آتی، ویسے بھی میں کسی اور کی لڑائی میں اپنا ڈنڈا نہیں چلاتا۔ لیکن آپ گھبرائیں مت! میں آپ کے لیے ایک بمپر آفر لایا ہوں: میں آپ کو کروڑوں روپے میں امپورٹڈ 'اسٹیلتھ' (Stealth) روبوٹک سفید ہاتھی دے رہا ہوں، اور خوشخبری یہ ہے کہ ہاتھیوں کے ساتھ مہاوت بالکل فری! بتائیے، پیمنٹ کیش کریں گے۔ آن لائن ٹرانسفر کریں گے یا اپنی دو چار دکانوں کی رجسٹری سیدھی میرے نام کریں گے؟" یہ سودا بالکل ایسا ہے کہ آپ کے باورچی خانے میں دو چوہے گھس آئیں، آپ گھبرا کر دوست کو بلائیں، اور وہ چوہے مار دوا دینے کے بجائے آپ کو کروڑوں روپے کا جنگی ٹینک بیچ دے اور کہے کہ "اسے خود ڈرائیو کر کے چوہوں پر چڑھا دو!" ذرا منظر کا تصور کریں: ایک طرف ببن کباڑی ہے جو پاؤں میں ہوائی چپل پہنے، کباڑ کے پایوں اور دیسی غلیل سے حملے کر رہا ہے، اور اس سے نمٹنے کے لیے سیٹھ صاحب کو دنیا کا مہنگا ترین 'اسٹیلتھ' سفید ہاتھی بیچا جا رہا ہے۔ یعنی ایک ایسا ہاتھی جو خطرہ دیکھتے ہی غائب ہو جاتا ہے۔ ارے بھائی! جس دشمن کی آنکھوں میں حیا نہ ہو، اس سے چھپنے کے لیے کروڑوں کی 'غائب ہونے والی' ٹیکنالوجی کا کیا اچار ڈالنا ہے؟ یہ شیر سنگھ کی وہ قاتلانہ مارکیٹنگ ہے جہاں وہ پہلے پڑوسی کو آپ کے گھر پتھر مارنے کا اشارہ کرتا ہے، پھر اسی سے خفیہ ڈیل کر کے اپنا کیبن بچاتا ہے، اور آخر میں آپ کے ڈر کو کیش کرواتے ہوئے آپ کی پوری تجوری صاف کر دیتا ہے۔

سیٹھ صاحب کا یہ مہنگا سیکیورٹی بجٹ اور شوقِ نمائش ویسے بھی کافی پرانا ہے۔ محلے والوں کو آج بھی یاد ہے کہ اس سے قبل بھی شیر سنگھ نے انہیں پرانے ماڈل کا ایک انتہائی مہنگا اور چمکدار 'سفید ہاتھی' بیچا تھا۔ محلے کے سالانہ جشن پر اس کروڑوں کے سفید ہاتھی کو خوب چمکایا گیا، اس نے حویلی کے احاطے میں کیا شاندار کرتب دکھائے اور رنگ برنگا دھواں اڑایا کہ پورا محلہ عش عش کر اٹھا۔ لیکن جب حقیقت میں ببن کباڑی سے جنگ چھڑی اور حویلی پر پتھروں کی بارش ہوئی، تو عین موقع پر ببن نے اپنی پچاس روپے کی دیسی غلیل سے ایسا اچوک نشانہ لگایا کہ وہ کروڑوں کا مغرور سفید ہاتھی دھڑام سے اوندھے منہ گر پڑا۔ اب پرانی ذلت سے سبق سیکھنے کے بجائے سیٹھ صاحب نے 'اسٹیلتھ' ہاتھی باندھ لیا ہے۔ ہاتھی تو حویلی میں آ گیا ہے، لیکن اب اسے چلانے کے لیے اس کا ولایتی چارہ اور ماہانہ سروسنگ بھی شیر سنگھ ہی کی دکان سے بلیک میں خریدنی پڑ رہی ہے۔ سیٹھ صاحب ہاتھی کی پالش پر لاکھوں اڑا رہے ہیں، اور دوسری طرف ببن کباڑی حویلی کے باہر بیٹھا اب بھی اپنی اسی پچاس روپے کی غلیل کے ربڑ کو کھینچ کر مزے سے قہقہے لگا رہا ہے۔ اس ڈیل کی سب سے دلچسپ اور بات ان روبوٹک ہاتھیوں کی 'اسٹیلتھ' ٹیکنالوجی ہے۔ اگر ذرا گہرائی میں جا کر دیکھیں تو شیر سنگھ کی دوستی، وعدے اور وفاداری بھی سو فیصد 'اسٹیلتھ' ہی ہے۔ جب سودا ہو رہا ہو اور نوٹ گنے جا رہے ہوں، تو شیر سنگھ آپ کا سگا بھائی بنا نظر آتا ہے، لیکن جیسے ہی مشکل وقت آتا ہے یا کوئی پتھر آپ کی طرف آتا دکھائی دیتا ہے، تو شیر سنگھ کی مدد فوراً 'اسٹیلتھ موڈ' میں چلی جاتی ہے اور ایسے غائب ہوتی ہے کہ سیٹھ صاحب دوربین لے کر بھی ڈھونڈیں تو کچھ نظر نہیں آتا۔ دوسری طرف سیٹھ صاحب کی دفاعی سادگی اور معصومیت پر بھی رونا آتا ہے، جو 50 روپے کی غلیل اور کباڑ کو مار گرانے کے لیے کروڑوں کا ہاتھی خرید رہے ہیں۔ یہ تو بالکل ایسا ہے جیسے آپ کے غسل خانے میں لال بیگ (Cockroach) نکل آئے، اور آپ اسے کچلنے کے لیے بازار سے برانڈ نیو 'فیراری' (Ferrari) خرید لائیں! محلے کی سیاست کا سیدھا سا معاشی اصول ہے، جب ببن کباڑی کا پچاس روپے کا پتھر سیٹھ صاحب کے کروڑوں کے امپورٹڈ ہاتھی سے ٹکراتا ہے، تو ببن کباڑی ہنس کر دوسرا پتھر اٹھا لیتا ہے، جبکہ ہاتھی کا مالک اس کے علاج کا بل دیکھ کر سیدھا آئی سی یو (ICU) پہنچ جاتا ہے۔ شیر سنگھ کی اس کھلی دغابازی، پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی پالیسی اور خفیہ چائے خانے کے مذاکرات کے بعد بھی اگر سیٹھ صاحب کو یہ لگتا ہے کہ شیر سنگھ ان کا سچا محافظ ہے، تو پھر انہیں کسی نئے سیکیورٹی سسٹم کی نہیں، بلکہ دماغی امراض کے کسی بہت بڑے اور مہنگے اسپتال کی ضرورت ہے۔ کیونکہ شیر سنگھ دنیا کا وہ واحد 'ہمدرد' ہے جو آپ کو ندی میں ڈوبتا دیکھ کر لائف جیکٹ تو نہیں پھینکتا، البتہ کنارے پر کھڑے ہو کر آپ کو ایک انتہائی امپورٹڈ اور برانڈڈ چشمہ ضرور بیچ دیتا ہے، تاکہ جب آپ پانی کے اندر غوطے کھائیں تو آپ انتہائی اسٹائلش، ہائی ٹیک اور مکمل 'وی آئی پی' لگیں!

☆☆☆☆☆☆☆

پیرانِ پیرؒ کی حقیقی میراث انسانی کردار کی اصلاح میں مضمر

پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ،
M.A., M.Com (Osm)

آج مسلمانوں کی اکثریت قطب ربانی، محبوب یزدانی، غوثِ اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (470-561/1077-1166) سے اپنی عقیدت ومحبت کے اظہار کے لیے نہایت اہتمام اور احترام کے ساتھ گیارہویں شریف کا انعقاد کرتی ہے۔ اس موقع پر ایصالِ ثواب، ذکر وفاتحہ اور بلاتفریق مذہب وملت عوام الناس بالخصوص غرباء و مساکین کی ضیافت کا اہتمام ایک نہایت محمود اور قابلِ تحسین عمل ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ پوری دنیا میں لاکھوں کروڑوں نادار و مستحق، یتیم و یسیر افراد کو عزت و وقار کے ساتھ کھانا میسر آتا ہے اور مواسات، سخاوت اور انسانی ہمدردی جیسے اوصاف کو فروغ ملتا ہے۔ قرآن مجید نیک لوگوں کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور اس کے بدلے کسی جزا یا شکریے کے طالب نہیں ہوتے۔ تاہم اگر عقیدت کا یہ اظہار محض ایک رسمی تقریب یا سالانہ رسم تک محدود ہو جائے تو اس کی روحانی معنویت اپنے حقیقی مقصود تک نہیں پہنچ پاتی۔ چونکہ اس عمل کی روحانی تکمیل اسی وقت ہوتی ہے جب ایک روز یا ایک مہینہ کی ضیافت مستقل خدمت خلق اور حاجت روائی کے جذبے میں تبدیل ہو جائے۔ رسول رحمتؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالی تمہاری صورتوں اور مال کو نہیں، بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔ اس حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ دینی اعمال کی حقیقی قدر ان کے قلبی اخلاص اور عملی اثرات سے متعین ہوتی ہے نہ کہ وقتی جذبات سے انجام دیئے جانے والے اعمال سے۔ لہٰذا حضرت غوثِ اعظمؒ سے حقیقی محبت کا تقاضا صرف آپؒ کے نام پر محفل منعقد کرنے یا لنگر تقسیم کرنے تک محدود نہیں، بلکہ آپؒ کی روحانی میراث کو اپنی شخصیت اور عملی زندگی میں زندہ کرنا ہے۔ آپؒ کا سچا شیدائی وہ ہے جس کی زبان صدق و خیر خواہی کی مظہر، دل کینہ وحسد سے پاک، معاملات امانت و دیانت پر قائم، اور زندگی خدمتِ خلق، تواضع اور تقوی سے آراستہ ہو۔ اس اعتبار سے گیارہویں شریف کا ظاہری دسترخوان اگر محتاجوں کے جسم کو غذا فراہم کرتا ہے تو اس کی حقیقی روحانی معنویت یہ ہے کہ وہ انسان کے قلب میں اخلاص، نفس میں تزکیہ اور کردار میں صالحیت پیدا کرنے کا ذریعہ بنے۔ صوفیانہ روایت میں اولیائے کرام سے حقیقی محبت محض جذباتی وابستگی یا رسمی عقیدت نہیں، بلکہ ان کی تعلیمات کو اپنی عملی و اخلاقی زندگی میں اختیار کرنے کا نام ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی روحانی تعلیمات کا بنیادی طریقہ کار تزکیہ نفس، تصفیہ قلب، مجاہدہ نفس، اخلاص، توکل، صبر، رضا، تقوی اور اصلاحِ اخلاق پر استوار ہے۔ فتوح الغیب کے مختلف مباحث میں آپؒ قلب کی اصلاح، خواہشات پر ضبط، حکمِ الٰہی کے سامنے تسلیم و رضا، خوف و رجا اور توکل کو سلوک الی اللہ کے اہم مراحل کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ اس منہج کا مقصد انسان کے باطن کو پاکیزہ کر کے اس کے ظاہر و کردار کو شریعت، تقوی اور حسن اخلاق کے سانچے میں ڈھالنا ہے۔ چنانچہ گیارہویں شریف کو محض ایک رسمی اجتماع کے بجائے رسم سے حقیقت، عقیدت سے اتباع، ذکر سے فکر اور محبت سے کردار سازی کی طرف رہنمائی کرنے والے ایک روحانی موقع کے طور پر سمجھنا زیادہ بامعنی ہے۔ حضرت پیرانِ پیرؒ کی علمی شخصیت کی رفعت و عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ آپؒ کو محض ایک صوفی بزرگ کے طور پر نہیں بلکہ فقیہ، محدث، واعظ اور روحانی مربی کی جامع حیثیت سے دیکھنا چاہیے۔ آپؒ کی تصانیف میں شریعت کی پابندی، عقیدے کی صحت، عبادات کی اصلاح، اخلاقی تربیت اور باطنی تزکیے کو باہم مربوط کیا گیا ہے۔ ایسے عظیم روحانی ہستی کی تعلیمات کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے پاکیزہ اثرات انسان کے باطن کی اصلاح، اخلاق کی تہذیب اور مخلوق خدا کے ساتھ خیر و رحمت کے عملی رویے میں جلوہ گر ہو۔ یہی وہ جامع منہج ہے جس میں شریعت وطریقت، ظاہر و باطن، عبادت و اخلاق اور فرد و معاشرہ کے درمیان متوازن اور مضبوط ربط قائم ہوتا ہے۔ زیرِ نظر مضمون کا بنیادی مقصد شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات کی عصری معنویت کا تعین کرتے ہوئے یہ واضح کرنا ہے کہ آپؒ کا روحانی و اخلاقی اسلوب تربیت عصر حاضر کے فرد اور معاشرے کو درپیش روحانی زوال، اخلاقی بحران، مادی غلبے، نفسانی خواہشات، خود غرضی اور باطنی اضطراب کے تدارک کے لیے کس نوع کی فکری، اخلاقی اور عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ آپؒ کے صوفیانہ منہج کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ تصوف محض وجدانی کیفیات، ظاہری رسوم یا مجرد ریاضت کا نام نہیں، بلکہ اصلاحِ باطن، تزکیہ نفس، تہذیبِ اخلاق اور اطاعت الٰہی کے ذریعے انسان کی ہمہ گیر تشکیل کردار کا طرزِ عمل ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات کا بنیادی اور اولین محور توحید ہے۔ روحانیت کا آغاز غیر معمولی تجربات یا کشف و کرامات سے نہیں بلکہ اس یقین سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالی ہی خالق، مالک، مدبر اور عبادت کے لائق حقیقی ہے۔

توحید کا روحانی مفہوم یہ ہے کہ انسان مخلوق کی غلامی سے آزاد ہو کر خالق کی بندگی اختیار کرے۔ دولت، شہرت، منصب، اقتدار، سماجی مقبولیت حتی کہ اپنی ذات اور خواہشات بھی انسان کے لیے باطنی معبود کا درجہ اختیار کر سکتی ہیں۔ توحید انسان کو اس باطنی غلامی سے نجات دیتی ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات کا دوسرا بنیادی پہلو تزکیہ نفس ہے۔ قرآن مجید انسانی فلاح کو تزکیہ نفس سے وابستہ کرتے ہوئے فرماتا ہے یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے نفس کو پاک کیا، اور وہ ناکام ہوا جس نے اسے آلودہ کر دیا۔ اس قرآنی اصول کی روشنی میں تصوف کا مقصد نفس کو مٹا دینا یا دبانا نہیں، بلکہ انسانی شخصیت کی ایسی تربیت کا نام ہے جس کے ذریعہ انسان سرکش خواہشات کو شریعت، عقل اور تقوی کے تابع کر کے اپنی اخلاقی و روحانی تطہیر کرے۔ تزکیہ نفس کا آغاز توبہ سے ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہو رہا ہے ترجمہ: اور اے مومنو! تم سب اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اسی لیے تخلیہ باطن یعنی کبر، حسد، بغض، ریا، حرص اور حبِ جاہ سے نجات اور تحلیہ یعنی اخلاص، تواضع، صبر، شکر، رحمت، ایثار اور حسنِ اخلاق سے آراستگی کو روحانی تربیت کے بنیادی مراحل قرار دیئے جاتے ہیں۔ محسن انسانیتؐ کا کثرت سے استغفار فرمانا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ روحانی کمال انسان کو خود پسندی میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ اسے اپنی محتاجی اور اللہ کی رحمت کا زیادہ احساس دلاتا ہے۔ روحانی انسان وہ نہیں جو اپنے آپ کو کامل سمجھنے لگے، بلکہ وہ ہے جو اپنے عیوب کو پہچانے، اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرے اور اپنے کردار کی اصلاح جاری رکھے۔ یہ تعلیم عصر حاضر میں خاص اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ موجودہ تہذیب خود احتسابی کے بجائے خود نمائی، شہرت اور ظاہری کامیابی کو فروغ دیتی ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا تصور تزکیہ نفس انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ دوسروں کی نظر میں اپنی قدر جانچنے سے پہلے اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ کی نظر میں اس کی حقیقت کیا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی دعوت و تعلیم بھی محض خانقاہی گوشہ نشینی تک محدود نہیں تھی، بغداد میں آپؒ کی علمی و وعظی سرگرمیوں نے مختلف طبقات کو متاثر کیا اور آپؒ کے تعلیمی و روحانی مرکز سے علماء، صلحاء اور اولیاء کے علاوہ عام لوگوں اور طلبہ نے بھی استفادہ کیا۔ اس سے ایک بنیادی اصول سامنے آتا ہے کہ حقیقی تزکیہ قلب انسان کو معاشرے سے بے نیاز نہیں کرتا بلکہ اسے معاشرے کے لیے زیادہ نافع بناتا ہے۔ آج کے دور میں روحانیت کا یہی پہلو خاص اہمیت رکھتا ہے کہ وہ انسان کو ظلم، فساد، استحصال اور بے حسی کے خلاف کھڑا کرے اور ضرورت مندوں کی مدد پر آمادہ کرے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات میں ذکر محض زبان کی حرکت نہیں بلکہ قلبی بیداری کا ذریعہ ہے۔ اگر زبان ذکر کرتی رہے لیکن انسان جھوٹ، ظلم، تکبر اور خیانت میں مبتلا ہو تو ذکر کی حقیقی روح ابھی اس کے کردار میں ظاہر نہیں ہوئی۔ جب انسان کثرت سے ذکر کرتا ہے تو اس کے اندر اللہ کا شعور پیدا ہوتا ہے، یہ شعور اسے تقوی یعنی اللہ سے ڈرنے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ تقوی کے نتیجے میں انسان اپنے غصے، خواہشات اور جذبات پر قابو پانا سیکھتا ہے، جس سے اس کے اخلاق اور کردار میں بہتری آتی ہے پھر یہی بہتر کردار اسے نیک اور درست اعمال کی طرف لے جاتا ہے۔ یعنی ذکر زبان سے شروع ہو کر دل کی اصلاح، کردار کی پاکیزگی اور عمل کی درستگی تک پہنچتا ہے۔ یہ اصول ڈیجیٹل دور میں خاص اہمیت رکھتا ہے، جہاں انسان معلومات کے ہجوم میں گھرا ہوا ہے لیکن باطنی یکسوئی وصفائی سے محروم ہے۔ علاوہ ازیں فتوح الغیب کے ابتدائی مباحث میں آپؒ روحانی زندگی کی بنیاد احکامِ الٰہی کی پابندی، ممنوعات سے اجتناب اور تقدیر الٰہی پر رضا کو قرار دیتے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپؒ کے نزدیک روحانیت محض نسبت یا دعوے کا نام نہیں، بلکہ عملی اطاعت اور اخلاقی انضباط سے عبارت ہے۔ فتوح الغیب کے دیگر مختلف مباحث میں نفس کے احوال، خواہشات اور دنیاوی وابستگیوں پر ضبط، قلب کی اصلاح اور اللہ تعالی کی قربت کو روحانی ارتقا کے اہم مراحل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس تعلیم کی عصری معنویت اس لیے نمایاں ہے کہ جدید صارفیت انسان کی خواہشات کو لامحدود طلب، خود نمائی اور مادی حصول کی دوڑ میں تبدیل کر رہی ہے، جبکہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا اسلوب تربیت انسان کو خواہشات کا اسیر بننے کے بجائے اپنے نفس کا محاسب اور اپنے ارادے و خواہشات کا اخلاقی نگران بننے کی دعوت دیتا ہے۔ اسی طرح قلب کو غفلت، دنیا پرستی اور نفسانی اغراض سے پاک کر کے تعلق مع اللہ، قلبی سکون اور روحانی توازن پیدا کرنا موجودہ اضطراب اور باطنی بے سکونی کے مقابل ایک موثر روحانی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اسی باطنی تربیت کے ضمن میں اخلاص، توکل، صبر، رضا اور تسلیم کو بنیادی اوصاف کی حیثیت حاصل ہے۔ اخلاص انسان کو ریا، شہرت اور نفسانی منفعت سے بلند کر کے رضائے الٰہی کی طرف متوجہ کرتا ہے، توکل اسے اسباب اختیار کرنے کے ساتھ نتائج اللہ تعالی کے سپرد کرنے کا شعور دیتا ہے، جبکہ صبر و رضا آزمائش، ناکامی اور ناموافق حالات میں روحانی استقامت اور خود احتسابی پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا روحانی اسلوب تربیت جدید انسان کے خوف، عدمِ تحفظ اور مستقبل کے اضطراب کے مقابل ایک متوازن باطنی رویہ تشکیل دیتا ہے۔ تاہم اس باطنی اصلاح کی تکمیل اخلاقی کردار اور اجتماعی ذمہ داری میں ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس کا حقیقی ثمر صدق، تقوی، تواضع، حسنِ سلوک، امانت، ایثار اور مخلوقِ خدا کے ساتھ خیر خواہی کی صورت میں ظاہر ہونا چاہیے۔ اس اعتبار سے تصوف انسان کو معاشرے سے الگ کرنے کے بجائے اسے صالح، ذمہ دار اور باکردار فرد بناتا ہے، چنانچہ خدمتِ خلق، خیر خواہی اور حسنِ معاملہ روحانی تربیت کے فطری نتائج قرار پاتے ہیں۔ یوں باطن کی اصلاح بالآخر کردار، معاملات اور اجتماعی زندگی کی اصلاح میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس طرح شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات کی عصری معنویت محض تاریخی صوفیانہ ورثے کی حفاظت میں نہیں، بلکہ انسان کے باطن کی اصلاح، کردار کی تشکیل اور معاشرے کی اخلاقی تعمیر میں مضمر ہے۔ یہی وہ جامع اسلوب تربیت ہے جس میں شریعت وطریقت، ظاہر و باطن، عبادت و اخلاق اور فرد و معاشرہ ایک متوازن وحدت کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی ﷺ ہمیں قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فراق گورکھپوری اور میر تقی میرؔ کی شعری روایت کی بازیافت

ریختہ ایڈیٹر

اردو غزل کی تاریخ میں کئی ایسے موڑ آئے ہیں جہاں زبان و بیان نے نئے راستے تلاش کیے، لیکن فراق گورکھپوری کا ظہور ایک ایسا سنگِ میل ہے جس نے اردو شاعری کو اس کی اصل ہندوستانی جڑوں سے دوبارہ روشناس کرایا۔ گوپی چند نارنگ کے مطابق، فراق کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے خدائے سخن میر تقی میر کی شعری روایت کی بازیافت کی۔ اردو شاعری میں ہندوستانی لہجہ پہلے بھی موجود تھا، لیکن فراق نے صدیوں کی آریائی روح سے ہم کلام ہو کر اسے ایک نئی تخلیقی سطح عطا کی۔ انہوں نے میر کے دھیمے پن، سوز وگداز اور دروں بینی کو جدید انسان کے دل کی دھڑکنوں کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا۔ فراق کی غزلوں میں ایک عجیب سی کسک اور لطافت ہے جو براہِ راست میر کی یاد دلاتی ہے، لیکن اس میں جدید دور کے کرب کی آمیزش بھی ہے۔ انہوں نے کلاسیکی غزل کے روایتی استعاروں کو ترک کیے بغیر ان میں نئے معانی پہنائے۔ ان کے یہاں محبت کا اظہار محض روایتی نہیں بلکہ اس میں ایک گہرا نفسیاتی اور جذباتی رچاؤ ہے۔ وہ جب ہجر و وصال کی بات کرتے ہیں تو اس میں ایک پوری تہذیب کا درد سمٹ آتا ہے۔ ذیل کے اشعار میں میر کی سی سادگی اور پرکاری کا عکس واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے:

ایک مدت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں
بہت دنوں میں محبت کو یہ ہوا معلوم
جو تیرے ہجر میں گزری وہ رات رات ہوئی

فراق نے اپنی تاثراتی تنقید اور مضامین کے مجموعے 'انداز' کے ذریعے بھی کلاسیکی شاعروں کی قدر سنجی کی اور نئی نسل کو میر کی روایت سے جوڑا۔ یہی وجہ ہے کہ ناصر کاظمی جیسی جدید غزل کے معماروں کی مقبولیت کا سید ھا رشتہ میر کی روایت کے واسطے سے فراق سے جا ملتا ہے۔ فراق نے ثابت کیا کہ عظیم شاعری اپنے ماضی سے کٹ کر نہیں بلکہ اس کی راکھ سے نئی چنگاریاں چن کر ہی وجود میں آتی ہے۔

گروپ ایڈیٹر ایس ایچ شمس کو صدمۂ عظیم والدِ ماجد حاجی نبی حسن خان کی رحلت

جلگاؤں: ۱۹/ستمبر (عقیل خان بیاولی): روزنامہ میزائل ایکسپریس، دہلی کے گروپ ایڈیٹر جناب ایس۔ ایچ۔ شمس کے والدِ ماجد، بزرگِ محترم حاجی نبی حسن خان کے انتقالِ پُرملال کی خبر سے دلی صدمہ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 92 برس کی عمر پائی اور اپنی زندگی کے تقریباً 65 برس جماعتِ اسلامی سے وابستگی میں دینی، ملی اور انسانی خدمت کے لیے وقف کیے۔ دہلی، بھاگلپور اور پٹنہ میں مختلف تنظیمی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے انہوں نے اخلاص و استقامت کے ساتھ نمایاں خدمات انجام دیں۔ خصوصاً 1989ء کے بھاگلپور فسادات کے متاثرین کی بازآبادکاری اور دادرسی کے لیے ان کی شبانہ روز جدوجہد ان کی انسان دوستی، دردِ دل اور خدمتِ خلق کی روشن مثال ہے۔ فسادات سے متاثرہ مساجد کی تعمیر و آبادکاری میں بھی انہوں نے حتی المقدور تعاون کیا۔ وہ دینی حمیت، تنظیمی بصیرت اور دوراندیشی کے باعث اپنے حلقے میں قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کی رحلت یقیناً ایک عہد کے اختتام کا احساس دلاتی ہے، تاہم ان کے نیک اعمال اور خدمتِ خلق کے نقوش ان کے لیے صدقۂ جاریہ کا سرمایہ ہیں۔ ہم بارگاہِ الٰہی میں دست بہ دعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، سیئات کو حسنات سے بدل دے، لغزشوں سے درگزر فرمائے، قبر کو نور سے منور اور درجات کو بلند فرمائے، اور انہیں جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ جناب ایس۔ ایچ۔ شمس اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل، حوصلۂ ایمانی اور سکونِ قلب عطا فرمائے اور مرحوم کے ادھورے دینی و فلاحی کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دے۔ اس غم کی گھڑی میں ہم خانوادۂ شمس کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روزنامہ ورقِ تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
20 Sept. 2026

’میری ڈگری کا کیا؟‘ مہم کے ذریعے ممبئی یوتھ کانگریس نے بے روزگار نوجوانوں کے سوالات پر حکومت کو گھیرا

ڈگری ہاتھ میں، نوکری کہاں؟ خالی سرکاری آسامیوں پر بھرتی کب ہوگی؟: زینت شبرین

ممبئی: ۱۹ستمبر (نمائندہ): وزیراعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر ملک بھر میں مختلف پروگرام منعقد کیے جارہے ہیں۔ اسی دوران ممبئی یوتھ کانگریس نے بے روزگار نوجوانوں کے سوالات کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانے کے لیے ’میری ڈگری کا کیا؟‘ مہم شروع کی ہے۔ ممبئی یوتھ کانگریس کی صدر زینت شبرین نے گاندھی بھون میں منعقدہ پریس کانفرنس میں اس مہم کی تفصیلات بتائیں۔ ملک کے لاکھوں نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے ڈگریاں حاصل کررہے ہیں، لیکن تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہیں روزگار کے لیے جدوجہد کرنا پڑ رہی ہے۔ ڈگری تو مل گئی، لیکن نوکری کب ملے گی؟ سرکاری بھرتی کب ہوگی؟ ہمارے مستقبل کا کیا ہوگا؟ ’میری ڈگری کا کیا؟‘ مہم کے ذریعے حکومت سے یہ سوالات کیے گئے ہیں۔ وزیراعظم کی سالگرہ کے موقع پر بے روزگار نوجوانوں نے علامتی طور پر ’ڈیمانڈ کیک‘ کاٹا اور ’میری ڈگری کا کیا؟‘ کا سوال حکومت کے سامنے رکھا۔ اس اقدام کا مقصد سالگرہ کی تقریبات کے بجائے نوجوانوں کے روزگار سے متعلق مسائل کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانا ہے۔ اس موقع پر ممبئی یوتھ کانگریس کی صدر زینت شبرین نے کہا کہ آج ملک کے نوجوانوں کے ہاتھ میں ڈگری ہے، لیکن روزگار نہیں ہے۔ بہت سے نوجوان مسابقتی امتحانات کی تیاری کررہے ہیں، لیکن بھرتی کا عمل کب شروع ہوگا اور تقرری کب ملے گی، اس کی کوئی یقینی اطلاع نہیں ہے۔ سرکاری محکموں میں بڑی تعداد میں آسامیاں خالی ہونے کے باوجود بھرتی کے عمل بار بار زیرالتوا رہتے ہیں۔ پرچے لیک ہوتے ہیں اور امتحان کے اعلان سے لے کر امتحان، نتائج، دستاویزات کی تصدیق اور حتمی تقرری تک نوجوانوں کو کئی سال تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ زینت شبرین نے کہا کہ حکومت کو ایک مقررہ اور وقت کی پابندی والا بھرتی کیلنڈر جاری کرنا چاہیے۔ نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کیے بغیر شفاف اور مقررہ مدت میں مکمل ہونے والا بھرتی کا عمل نافذ کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ’میری ڈگری کا کیا؟‘ صرف ایک سوال نہیں بلکہ ملک کے بے روزگار نوجوانوں کے مستقبل کی آواز ہے۔ ہماری ڈگریوں کا کیا، ہماری ملازمتوں کا کیا اور ہمارے مستقبل کا کیا؟ حکومت کو ان سوالات کا جواب دینا چاہیے۔ ’میری ڈگری کا کیا؟‘ مہم کے تحت زیادہ سے زیادہ نوجوانوں تک روزگار کا مسئلہ پہنچانے کے لیے مہم کا ترانہ اور سرکاری ویب سائٹ بھی جاری کی گئی ہے۔ زینت شبرین نے کہا کہ ممبئی یوتھ کانگریس کی جانب سے بے روزگاری، زیرالتوا بھرتی کے عمل اور سرکاری محکموں میں خالی پڑی آسامیوں کا مسئلہ بڑے پیمانے پر اٹھایا جائے گا۔ نوجوانوں کے روزگار کے سوالات کو لے کر ضرورت پڑنے پر جدوجہد بھی کی جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ادب سلسلہ کا سفرنامہ نمبر موضوع و معیار کے اعتبار سے قابل توجہ: پروفیسر آفتاب آفاقی

وارانسی: ۱۹ستمبر: (راست) سہ ماہی ادبی رسالہ ’ادب سلسلہ‘ کے مدیر محمد سلیم علیگ نے بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی کے شعبہ اردو میں صدرِ شعبہ اردو پروفیسر آفتاب احمد آفاقی سے ملاقات کی۔ اس موقع پر پروفیسر مشرف علی بھی موجود تھے۔ محمد سلیم علیگ نے دونوں اساتذہ کو ’ادب سلسلہ‘ کا تازہ خصوصی شمارہ پیش کیا، جو اردو سفرنامے کے موضوع پر مشتمل ہے۔ پروفیسر آفتاب احمد آفاقی اور پروفیسر مشرف علی نے خصوصی شمارے کا مطالعہ کرتے ہوئے اس میں شامل مضامین، موضوعاتی تنوع اور علمی و ادبی کاوش کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ سفرنامہ اردو ادب کی ایک اہم اور مقبول صنف ہے، جو محض سفر کے مشاہدات اور تجربات تک محدود نہیں رہتی بلکہ مختلف علاقوں کی تہذیب، ثقافت، تاریخ، معاشرت اور انسانی رویوں سے بھی قارئین کو روشناس کراتی ہے۔ اس اعتبار سے سفرنامے پر خصوصی شمارے کی اشاعت ایک قابل قدر ادبی کوشش ہے۔ صدرِ شعبہ اردو پروفیسر آفتاب احمد آفاقی نے ’ادب سلسلہ‘ کی ادبی و علمی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کسی ادبی رسالے کی مسلسل اشاعت اور ہر شمارے میں نئے اور اہم موضوعات کو جگہ دینا قابل تحسین عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’ادب سلسلہ‘ کا سفرنامہ نمبر اردو ادب کے قارئین کے علاوہ طلبہ، اساتذہ اور محققین کے لیے بھی مفید ثابت ہوگا۔ انہوں نے محمد سلیم علیگ کو خصوصی شمارے کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ’ادب سلسلہ‘ آئندہ بھی اردو ادب کے اہم موضوعات پر معیاری، سنجیدہ اور وقیع مواد پیش کرتا رہے گا۔ پروفیسر مشرف علی نے کہا کہ ’ادب سلسلہ‘ کا یہ خصوصی شمارہ اپنی موضوعاتی نوعیت کے اعتبار سے قابل توجہ ہے۔ سفرنامے کے مختلف پہلوؤں سے متعلق مضامین کو ایک جگہ جمع کرنا ایک اچھی ادبی کاوش ہے، جس سے اردو کے طلبہ، اساتذہ، محققین اور ادب کے شائقین استفادہ کرسکتے ہیں۔ اس موقع پر محمد سلیم علیگ نے خصوصی شمارے کی پذیرائی پر دونوں اساتذہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ’ادب سلسلہ‘ کا بنیادی مقصد اردو ادب کے اہم موضوعات پر سنجیدہ، معیاری اور تحقیقی مواد قارئین تک پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سفرنامے پر مشتمل اس خصوصی شمارے کو علمی و ادبی حلقوں کی جانب سے ملنے والی حوصلہ افزائی آئندہ کے ادبی سفر کے لیے باعثِ تقویت ہے۔

بھیونڈی میں ’’ٹورنٹ کا باپّا‘‘ کے 20 برس مکمل

بھیونڈی: ۱۹ستمبر (شارف انصاری): مہاوِترن کی جانب سے بھیونڈی میں سال 2007 سے بجلی کی تقسیم کی فرنچائز کے طور پر خدمات انجام دینے والی ٹورنٹ پاور لمیٹڈ کی جانب سے منعقد کیے جانے والے سالانہ گنیش اتسو ’’ٹورنٹ کا باپّا‘‘ نے اپنے 20 سال مکمل کرلیے۔ اس موقع پر پانچ روزہ جشن کا انعقاد عقیدت، جوش وخروش اور ثقافتی رنگارنگی کے ساتھ کیا گیا، جس میں بڑی تعداد میں شہریوں اور صارفین نے شرکت کی۔ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران ٹورنٹ پاور نے بجلی کی تقسیم کی خدمات کے ساتھ مختلف سماجی، ثقافتی اور کمیونٹی سرگرمیوں کے ذریعے بھیونڈی کے شہریوں سے اپنے تعلقات کو مضبوط بنانے کی کوشش کی ہے۔ کمپنی کی جانب سے گنیش اتسو کے علاوہ رمضان افطار، جنم اشٹمی کے موقع پر دہی ہانڈی، خون عطیہ کیمپ، اولڈ ایج ہوم میں تہواروں کی تقریبات، قبائلی علاقوں کے غذائی قلت کا شکار بچوں کے لیے غذائی پروگرام، نشہ ترک کرنے کے سلسلے میں بیداری پروگرام اور دیگر سماجی وعوامی بیداری کی سرگرمیوں کا بھی انعقاد کیا جاتا رہا ہے۔ ’’ٹورنٹ کا باپّا‘‘ کے 20 ویں سال کے موقع پر منعقدہ پانچ روزہ جشن میں بھیونڈی نظام پورسٹی میونسپل کارپوریشن کے افسران، سینئر پولیس افسران، عوامی نمائندوں، سماجی تنظیموں کے عہدیداران اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ معزز شخصیات نے گنیش منڈپ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر ٹورنٹ پاور کے سینئر افسران نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔ جشن کے دوران کمپنی کے ملازمین کے لیے مختلف ثقافتی پروگرام اور مقابلے بھی منعقد کیے گئے۔ اس سال کی خصوصی توجہ ’’پانچ مندر، پانچ کہانیاں، ایک جشن‘‘ کے عنوان سے منعقدہ مقابلہ رہا، جس میں شریک ٹیموں نے مہاراشٹر کے پانچ معروف گنیش مندروں، وَرَد ونایک (مہڈ)، مہاگنپتی (رانجن گاؤں)، وِگھنیشور (اوجھر)، چنتامنی (تھیور) اور گریجاتمج (لینیادری) کی تاریخی وثقافتی وراثت کو تخلیقی انداز میں پیش کیا۔ اس کے علاوہ ماحول دوست گنیش مورتی بنانے، رنگولی، گائیکی اور رقص کے مقابلے بھی منعقد کیے گئے، جن میں ٹورنٹ پاور کے ملازمین اوران کے اہل خانہ نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔

بھیونڈی میں ایک ہی رات موبائل چھیننے اور مکان میں چوری کے واقعات، دومقدمات درج

بھیونڈی: ۱۹ستمبر (شارف انصاری):- نارپولی پولیس اسٹیشن کی حدود میں ایک ہی رات چوری اور چھین جھپٹ کے دو الگ الگ واقعات پیش آئے ہیں۔ پہلے واقعے میں دیوا گاؤں کے قریب ہائی وے پر موٹر سائیکل سوار دو نامعلوم افراد نے آٹو رکشا سے ڈومبیولی جانے والے ایک نوجوان کے ہاتھ سے تقریباً 40 ہزار روپے مالیتی آئی فون 15 چھین لیا اور فرار ہوگئے۔ وہیں کشیلی علاقے میں مکان کا دروازہ کھلا رہ جانے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نامعلوم چور گھر میں داخل ہوا اور دو موبائل فون اور ایک لیپ ٹاپ چوری کرکے فرار ہوگیا۔ دونوں معاملات میں نارپولی پولیس نے مقدمات درج کرکے تفتیش شروع کردی ہے۔ پہلا واقعہ 15 ستمبر کی رات تقریباً 11 بجے بمبئی ڈھابہ کے آگے، ہائی وے پر دیوا گاؤں کے قریب پیش آیا۔ شکایت کنندہ وِتیش راجندر بورسے (24) شطرنج کے ٹرینر ہیں اور ڈومبیولی مغرب میں رہتے ہیں۔ وہ آٹو رکشا سے اپنے گھر جارہے تھے۔ اسی دوران پیچھے سے موٹر سائیکل پر آئے دو نامعلوم افراد نے ان کے ہاتھ سے تقریباً 40 ہزار روپے مالیتی آئی فون 15 چھین لیا اور فرار ہوگئے۔ شکایت کے مطابق موٹر سائیکل چلانے والا ملزم دبلا پتلا اور تقریباً پانچ فٹ قد کا تھا۔ اس نے سرمئی رنگ کی فل شرٹ پہن رکھی تھی۔ موٹر سائیکل پر پیچھے بیٹھے ملزم کا قد تقریباً 5 فٹ 5 انچ بتایا گیا ہے۔ اس نے لال میرون رنگ کی شرٹ پہن رکھی تھی اور سر پر چوکڑی دار رومال باندھ رکھا تھا۔ پولیس آس پاس نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ کرکے ملزمان کی شناخت کی کوشش کررہی ہے۔ دوسرا واقعہ کشیلی کے سدھا کیشو اپارٹمنٹ میں 15 ستمبر کی رات تقریباً 2 بجے سے صبح 7 بجے کے درمیان پیش آیا۔ شکایت کنندہ مایوری ملند موہیتے (53) اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھر میں سو رہی تھیں۔ نیند کے دوران مکان کے دروازے کی اندرونی کنڈی لگانا بھول جانے کے باعث دروازہ کھلا رہ گیا تھا۔ الزام ہے کہ اسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نامعلوم چور گھر میں داخل ہوا اور تقریباً 50 ہزار روپے مالیتی دو Samsung Galaxy 5G A37 موبائل فون چوری کرلیے۔ اس کے علاوہ Lenovo کمپنی کا ایک لیپ ٹاپ بھی چوری ہونے کی شکایت درج کرائی گئی ہے۔ نارپولی پولیس نے دونوں واقعات میں متعلقہ دفعات کے تحت مقدمات درج کرلیے ہیں۔ پولیس سی سی ٹی وی فوٹیج اور دیگر شواہد کی مدد سے ملزمان کی شناخت کے ساتھ ساتھ چوری شدہ موبائل فون اور لیپ ٹاپ کی برآمدگی کی کوشش کررہی ہے۔

عالمی مسابقت کے دور میں طلباء کے لیے متعدد زبانوں کا علم ضروری: ڈاکٹر پرکاش نہلانی

شنکر راؤ چوہان مہاودیالیہ میں یومِ ہندی اور ہندی اسٹڈی سرکل کی افتتاحی تقریب منعقد

اردھاپور: ۱۹ستمبر (راست): آج کے عالمی مسابقت کے دور میں زبانیں صرف رابطے کا ذریعہ نہیں رہیں، بلکہ علم، ثقافت اور روزگار کے نئے افق کھولنے والی مضبوط کڑی بن گئی ہیں۔ طلباء کو تمام ہندوستانی زبانوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس طرح ہمیں اپنی مادری زبان سے دلی محبت ہوتی ہے، اسی طرح دوسری زبانوں کے تئیں بھی جستجو اور احترام کا جذبہ رکھتے ہوئے ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ ہندی زبان دنیا کے کئی ممالک میں بولی جاتی ہے اور اس کا ادب نہایت مالامال ہے۔ طلباء کو ہندی کے بھرپور ادب کا مطالعہ کرتے ہوئے کثیرلسانی علم کو اپنی طاقت بنانا چاہیے۔ عالمی مسابقت کے اس دور میں طلباء کے لیے کئی زبانوں کا علم ہونا ضروری ہے، اس خیال کا اظہار مشہور شاعر اور سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ کے فاصلاتی تعلیم شعبہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر پرکاش نہلانی نے کیا۔ وہ شری شاردا بھون ایجوکیشن سوسائٹی، ناندیڑ کے زیر انتظام شنکر راؤ چوہان مہاودیالیہ، اردھاپور کے شعبہ ہندی کی جانب سے منعقدہ یومِ ہندی تقریب اور ہندی اسٹڈی سرکل کی افتتاحی تقریب کے موقع پر مہمانِ خصوصی کے طور پر خطاب کررہے تھے۔ تقریب کی صدارت کالج کے انچارج پرنسپل ڈاکٹر اجے ٹیکسے نے کی۔ اسٹیج پر ڈاکٹر پٹھان جلال خان، ڈاکٹر ونود شندے، ڈاکٹر قاضی مختار الدین، ڈاکٹر رام راجے گورے اور شری کانت ملہاری وٹنکر موجود تھے۔ اس موقع پر ڈاکٹر نہلانی نے ویررس اور ہاسیہ رس کی اپنی نظموں کی مؤثر پیشکش سے ماحول کو ادبی رنگوں سے بھر دیا اور حاضرین کو مسحور کردیا۔ صدارتی اختتامی خطاب میں انچارج پرنسپل ڈاکٹر اجے ٹیکسے نے طلباء کو زبان کے مطالعہ کے تئیں زیادہ سنجیدہ ہونے کا پیغام دیا۔ انہوں نے کہا کہ زبان پر عبور حاصل کرنے کے لیے مسلسل مطالعہ اور مشق ضروری ہے۔ روزگار کے مواقع کن شعبوں سے اور کس طرح پیدا ہوتے ہیں، اس پر غور کرتے ہوئے طلباء کو اپنے روشن مستقبل اور ترقی کی سمت میں مسلسل کوشاں رہنا چاہیے، انہوں نے یہ اپیل کی۔ اس موقع پر ہندی اسٹڈی سرکل کا افتتاح اور دیواری رسالے کا اجرا کیا گیا۔ پریم چند جینتی کے موقع پر منعقدہ مضمون نویسی مقابلے میں پہلا نمبر شری کانت ملہاری وٹنکر، دوسرا نمبر سنتوش پارڈکر، جبکہ تیسرا نمبر آرتی گنپورکر اور پٹھان مریم خانم نے مشترکہ طور پر حاصل کیا۔ حوصلہ افزائی انعام پمپلے راکھی اور ساکھرے نندنی کو دیا گیا۔ مقابلے کے فاتح طلباء کو اعزاز سے نوازا گیا اور شریک طلباء کو سرٹیفکیٹ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ ہندی اسٹڈی سرکل کے صدر کے عہدے پر شری کانت ملہاری وٹنکر، نائب صدر کے عہدے پر بیگاجی بونڈھارے اور صوفی خان پٹھان، سکریٹری کے عہدے پر شیلکے ویشالی بابوراؤ، جوائنٹ سکریٹری کے عہدے پر قدم شردھا بالاجی، واگھمارے ویشنوی شیوراج اور گولی گایتری گنگادھر اور خزانچی کے عہدے پر تھورات لکشمن جناردھن کو مقرر کیا گیا۔ آرگنائزر کے طور پر ڈونگرے دیوانند نوناتھ اور پولے سائی ناتھ پنجاب اور تشہیر و اشاعت کے سربراہ کے طور پر لونے روہنی سنجے کو مقرر کیا گیا۔ ممبر کے طور پر شیخ تبسم حیدر، گیری شاردا بنسی، اگلے آنچل کشن، اگلے سندھیا پرہلاد، کرہالے کرن ماروتی، بوراٹے پونم نوناتھ، سہانا یاسین نداف، شیخ روبینہ محبوب، تیلنگے شیوانی بلیرام، ہاپگنڈے گورو کھنڈیراؤ، نکم آکانکشا نارائن، پولے کرشنا شنکر کو مقرر کیا گیا۔ اس موقع پر کرہالے کرن، بوراٹے پونم، شری کانت وٹنکر اور ڈاکٹر ونود شندے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر پرکاش نہلانی کے ہاتھوں ہندی اسٹڈی سرکل کے تمام اراکین کو اعزاز سے نوازا گیا۔ تقریب کا تعارفی کلمات ڈاکٹر پٹھان جے سی نے پیش کیے۔ نظامت ڈاکٹر رام راجے گورے نے کی، جبکہ شکریہ پروگرام آفیسر ڈاکٹر قاضی مختار الدین نے ادا کیا۔ پروگرام میں کالج کے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے ساتھ بڑی تعداد میں طلباء موجود تھے۔

مدرسہ قادریہ زینت البنات ناندیڑ میں جشن غوث الوریٰ و تقریری مقابلے کا کامیاب انعقاد

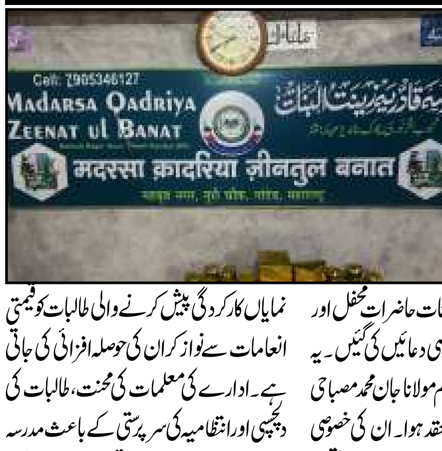

ناندیڑ: (راست): مدرسہ قادریہ زینت البنات، محبوب نگر، نوری چوک، ناندیڑ میں ماہانہ چھٹی شریف کی مناسبت سے جشن غوث الوریٰ و تقریری مقابلے کا پروقار انعقاد عمل میں آیا، جس میں کثیر تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔ پروگرام کے دوران طالبات نے اپنی علمی، تقریری اور فکری صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا، جسے حاضرات نے خوب سراہا۔ پروگرام کی نظامت ادارہ ہٰذا کی پرنسپل محترمہ عالمہ فاضلہ مسکان محمدی صاحبہ نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی، جبکہ معلمہ محترمہ عالمہ منہاج قدسیہ صاحبہ اور محترمہ عالمہ مہک رضویہ صاحبہ نے منقبت غوث اعظم رضی اللہ عنہ پیش کی۔ بعد ازاں ادارے کی ناظمہ محترمہ عالمہ فاضلہ سعدیہ رضویہ صاحبہ نے نماز کے اہم مسائل بیان کرتے ہوئے خواتین کی دینی رہنمائی فرمائی اور نیاز، انعامات و دیگر امور میں تعاون کرنے والی تمام معاونات و معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ تقریری مقابلے میں 13 طالبات نے حصہ لیا۔ طالبات نے بھرپور تیاری، اعتماد اور عمدہ انداز بیان کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کیا۔ مقابلے میں فردوس فاطمہ بنت عبدالباری نے اول، صوفیہ مریم بنت عبدالخلیل نے دوم اور ابریش فاطمہ بنت محمد یوسف نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو قیمتی انعامات دیے گئے، جبکہ تمام شریک طالبات کو بھی عمومی انعامات سے نوازا گیا تاکہ ان کی حوصلہ افزائی کے ساتھ علمی سرگرمیوں میں ان کی دلچسپی مزید بڑھے۔ مقابلے میں فیصل کے طور محترمہ عالمہ فاضلہ ناصرین فاطمہ صاحبہ، ناندیڑ اور محترمہ عالمہ فاضلہ مفتیہ قدسیہ صاحبہ، نائیگاؤں انتخاب کیا گیا تھا جنھوں نے طالبات کی تقریری صلاحیت، انداز بیان اور مجموعی کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے منصفانہ فیصلہ فرمایا۔ خصوصی مقررہ مفتیہ قدسیہ صاحبہ نے شان غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور اصلاح معاشرہ کے موضوع پر مؤثر خطاب کیا اور طالبات کی عمدہ کارکردگی، محنت اور پراعتماد انداز کو خصوصی طور پر سراہتے ہوئے انہیں مزید علمی جدوجہد کی ترغیب دی۔ مدرسہ قادریہ زینت البنات کی یہ قابل ذکر خصوصیت ہے کہ طالبات کی تعلیمی و تربیتی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے ہر ماہ مختلف دینی و علمی عنوانات پر مقابلوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس ماہ بھی طالبات کی بھرپور شرکت اور پُراعتماد پیشکش نے ادارے کے تعلیمی معیار اور معلمات کی مسلسل محنت و تربیت کو نمایاں کیا۔ اس طرح کے مقابلے طالبات میں مطالعہ، اظہار خیال، خود اعتمادی اور علمی ذوق پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ پروگرام کے موقع پر وسیع پیمانے پر نیاز غوثیہ تقسیم کی گئی۔ محبوب نگر کی ذمہ دار خواتین نے نیاز، کھانے پینے، مہمان نوازی اور نظم ونسق کے انتظامات میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ ہر ماہ نیاز کا اہتمام کرنے والے تمام حضرات اور ادارے کی مختلف سرگرمیوں میں تعاون کرنے والے معاونین و معاونات کے لیے خصوصی تشکر کا اظہار کیا گیا اور ان کے حق میں دعائے خیر کی گئی۔ اختتام پر محترمہ عالمہ فاضلہ مہک رضویہ صاحبہ، ناندیڑ نے رقت آمیز دعا فرمائی، جس میں معلمات و طالبات، معاونین ومعاونات حاضر[...] تمام متعلقین کے لیے خصوصی دعائیں [...] پروگرام ادارہ ہٰذا کے ناظم مولانا جا[...] صاحب کی زیرنگرانی منعقد ہوا۔ [...] توجہ سے طالبات میں علمی و تقریر[...] پروان چڑھانے کے لیے [...] عنوانات پر مقابلوں کا سلسلہ جاری ہے، جبکہ [...] انداز میں آگے بڑھ رہا ہے۔

اورنگ آباد میں ’’شمعِ رہبر‘‘ کی 19 ویں سالگرہ کے موقع پر شاندار عالمی مشاعرے کا انعقاد

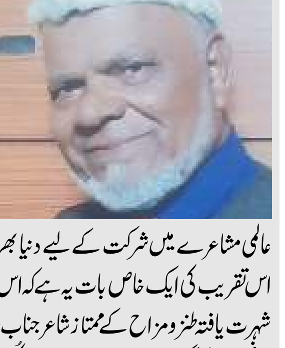

ناندیڑ: ۱۹ستمبر (راست): اردو روزنامہ ’’شمعِ رہبر‘‘ اورنگ آباد کی 19 ویں سالگرہ کے پرمسرت موقع پر اخبار کے چیف ایڈیٹر جناب ضمیر قادری صاحب کی جانب سے ایک عظیم الشان عالمی مشاعرے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ یہ تقریب بروز اتوار، 11 اکتوبر 2026ء کو اورنگ آباد شہر میں منعقد ہوگی، جس کی صدارت ڈاکٹر ارتکاز افضل صاحب فرمائیں گے۔ اس عالمی مشاعرے میں شرکت کے لیے دنیا بھر سے نامور بین الاقوامی شعراء کو مدعو کیا گیا ہے۔ اس تقریب کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں شہرِ ناندیڑ سے تعلق رکھنے والے بین الاقوامی شہرت یافتہ طنز و مزاح کے ممتاز شاعر جناب عطا حیدرآبادی کو بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ خلد آباد میں منعقدہ کُل ہند مشاعرے میں بھی جناب عطا حیدرآبادی نے شرکت کی تھی، جہاں ان کے دلکش اور مزاحیہ کلام کو سامعین کی جانب سے بے حد پسند کیا گیا تھا۔ مقامی اور بین الاقوامی شعراء کی بھرپور نمائندگی کے سبب امید کی جارہی ہے کہ یہ عالمی مشاعرہ شائقین اردو کے لیے ایک یادگار ادبی محفل ثابت ہوگا۔

حدّ پار ہونے کے باوجود بھیونڈی میں گھومنے والے دو ملزمان گرفتار، کمر سے چاقو اور کوئتا برآمد

بھیونڈی: ۱۹ستمبر (شارف انصاری):- حدّ پار کیے گئے ملزمان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے بھیونڈی پولیس نے دو الگ الگ پولیس تھانہ علاقوں میں دو ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق دونوں ملزمان کے قبضے سے دھاردار ہتھیار برآمد ہوئے۔ پہلی کارروائی ڈونگر پاڑہ میں ہوئی، جہاں ایک ملزم کو چاقو کے ساتھ گرفتار کیا گیا، جبکہ دوسری کارروائی مرغی محلہ میں کرتے ہوئے ایک ملزم کو کوئتا کے ساتھ پکڑا گیا۔ پولیس کے مطابق شانتی نگر پولیس نے 16 ستمبر کی رات تقریباً 9 بج کر 35 منٹ پر ڈونگر پاڑہ کے عوامی بیت الخلا کے قریب کارروائی کرتے ہوئے عاقب مقبول خان (23) کو گرفتار کیا۔ اس کے قبضے سے لوہے کا دھاردار چاقو برآمد ہوا۔ اس دوران تھانے کے پولیس کمشنر کی جانب سے 2 سے 16 ستمبر تک جاری ممانعتی حکم کے تحت ہتھیار رکھنے پر پابندی عائد تھی۔ پولیس کی جانچ میں معلوم ہوا کہ عاقب خان کو نومبر 2024 میں دو سال کے لیے تھانے، پال گھر، ممبئی شہر، ممبئی مضافاتی اور رائے گڑھ اضلاع سے حدّ پار کیا گیا تھا۔ اس کے باوجود وہ بغیر اجازت بھیونڈی شہر میں گھوم رہا تھا۔ شانتی نگر پولیس نے اس کے خلاف آرمس ایکٹ اور مہاراشٹر پولیس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ اسی طرح نظام پورہ پولیس نے 17 ستمبر کی شام تقریباً 6 بج کر 30 منٹ پر کھڑک روڈ کے مرغی محلہ میں کارروائی کرتے ہوئے سوجل کیلاس جادھو (20) کو گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق اس کی کمر سے تقریباً 400 روپے مالیت کا دھاردار کوئتا برآمد ہوا۔ پولیس کے مطابق سوجل جادھو کو 28 نومبر 2025 کے حکم کے تحت دو سال کے لیے تھانے، پال گھر، ممبئی، نوی ممبئی اور رائے گڑھ اضلاع سے حدّ پار کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ 15 ستمبر کو جاری کیے گئے ممانعتی حکم، جو 17 ستمبر سے یکم اکتوبر تک نافذ ہے، کی بھی اس نے خلاف ورزی کی۔ دونوں معاملات میں متعلقہ پولیس تھانوں میں الگ الگ مقدمات درج کرکے مزید تفتیش شروع کردی گئی ہے۔

جمعیۃ علماء کے زیراہتمام ممبئی ومضافات کے مختلف علاقوں میں دینی تعلیمی بیداری مہم

ممبئی: 18 ستمبر (پریس ریلیز) موجودہ دور میں نوجوان نسل کے اندر دین وایمان کی اہمیت پیدا کرنے، دینی تعلیم بچوں اور نوجوانوں کے لیے مضبوط فکری واخلاقی بنیاد فراہم کرنے، نسل کو بروقت قرآن و سنت کی تعلیم اور اسلامی ماحول فراہم کرنے، معاشرے کے لیے ایک مفید، باکردار اور ذمہ دار نسل بنانے، مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے اور ہر بستی و محلے میں معیاری دینی تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت پر پورے صوبہ میں دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جارہی ہے۔ اسی بابت گذشتہ دنوں ممبئی کے مختلف علاقوں بالخصوص اندھیری، جوگیشوری، گورے گاؤں، ملاڈ اور مالونی، چیتا کیمپ، منڈالہ، مانخورد، گوونڈی، چیمبور، کرلا و دیگر میں علماء کرام، ائمہ مساجد، مکاتب کے اساتذہ، ذمہ دارانِ مساجد اور سرکردہ افراد سے ملاقات کرکے تبادلہ خیال کیا گیا جن میں دینی تعلیم کی اہمیت، مکاتب دینیہ کی ضرورت، بچوں کی اسلامی تربیت اور نئی نسل کو دینی واخلاقی اقدار سے وابستہ رکھنے کے موضوعات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ ان میں علماء کرام نے اس امر پر خصوصی توجہ دلائی کہ موجودہ دور میں بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم وتربیت صرف عصری تعلیم تک محدود نہیں رہنی چاہیے، بلکہ ان کے اندر قرآن کریم کی تعلیم، نماز کی پابندی، بنیادی عقائد، ضروری مسائل، سیرتِ نبوی ﷺ، اسلامی آداب واخلاق اور دینی شعور پیدا کرنا بھی والدین، ائمہ، اساتذہ اور معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر مقامی جمعیتوں کے ذمہ داران مفتی آزاد قاسمی صاحب، مولانا زاہد قاسمی صاحب، مولانا اشفاق قاسمی صاحب (چیتا کیمپ) قاری محمد ایوب قاسمی صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) مولانا وہاج اطہر قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء اندھیری) مولانا رضوان قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مالونی) مولانا نوشاد صدیقی صاحب وغیرہ نے اپنے بیانات میں کہا کہ مکتب دینیہ ہماری نئی نسل کی دینی بنیاد مضبوط کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ہر محلہ، ہر مسجد اور ہر مسلم بستی میں منظم انداز سے مکاتب کا قیام ہونا چاہیے، تاکہ بچوں کو ابتدائی عمر ہی سے قرآن کریم، دعائیں، نماز، بنیادی اسلامی عقائد اور روزمرہ زندگی کے ضروری دینی احکام سے واقف کرایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بچے اپنے محلے کی مسجد اور مکتب سے وابستہ رہیں گے تو ان کے اندر دینی ماحول، مسجد سے تعلق اور اسلامی شناخت کا احساس مضبوط ہوگی۔ علماء نے والدین کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کی دینی تربیت صرف مدرسہ یا مکتب کے اساتذہ کی ذمہ داری نہیں بلکہ گھر کا ماحول بھی تربیت کا بنیادی مرکز ہے۔ والدین اپنے بچوں کے تعلیمی معمولات کے ساتھ ان کی نماز، تلاوت، دینی مطالعہ، اخلاق و کردار اور اسلامی آداب کی بھی نگرانی کریں اور انہیں نیک صحبت اور صالح ماحول فراہم کریں۔ دینی تعلیمی بیداری مہم کے تحت اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ مکاتب کے نظام کو مضبوط، منظم اور معیاری بنانے کے لیے معلمین کی تربیت، نصاب کی بہتری، طلبہ کی باقاعدہ حاضری اور سرپرستوں سے مسلسل رابطہ ضروری ہے۔ ائمہ و معلمین کو چاہیے کہ بچوں کی نفسیات، عمر اور ذہنی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے محبت، حکمت اور حسنِ اخلاق کے ساتھ دینی تعلیم دیں، تاکہ بچے دین سے مانوس ہوں اور تعلیم کو بوجھ محسوس نہ کریں۔ اس مقصد کے لیے مساجد، مکاتب، علماء، والدین اور معاشرے کے ذمہ دار افراد کو باہم مل کر مؤثر منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ مہم کے دوران بچوں کے ساتھ بالغ افراد کی دینی تعلیم کی ضرورت کو بھی اجاگر کیا گیا۔ جس طرح بچوں کے لیے مکاتب قائم کرنا ضروری ہے، اسی طرح خواتین اور بالغ مردوں کے لیے بھی قرآن کریم، نماز، عقائد اور ضروری مسائل کی تعلیم کے مناسب انتظامات ہونے چاہئے کیونکہ ایک دینی اور صالح گھرانے کی تشکیل میں خواتین کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی جانب سے ممبئی ومضافات میں دورہ کرنے مولانا ارشد قاسمی، حافظ روح اللہ صاحبان عوام سے اپیل کررہے کہ اپنے اپنے علاقوں میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے باقاعدہ منصوبہ بنائیں، مساجد سے متصل یا مناسب مقامات پر مکاتب قائم کریں، بچوں کو مکتب سے جوڑیں، معلمین کی حوصلہ افزائی کریں اور مکتب کے نظام کو محض چند بچوں تک محدود رکھنے کے بجائے پورے محلے کے بچوں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

दैनिक वरक ए ताजा
روزنامہ ورق تازہ
4
مقامی وعلاقائی خبریں
20/ستمبر 2026

ناندیڑ: خشک سالی کے جائزہ اجلاس میں ''ڈرائی فروٹس''، حکومت کو کڑی تنقید کا سامنا

ناندیڑ :۱۹؍ستمبر (ورق تازہ نیوز): مراٹھواڑہ میں خشک سالی کی سنگین صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے ناندیڑ میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی سرکاری اجلاس اس وقت شدید تنازعے کا شکار ہوگیا، جب اجلاس کے دوران وزراء، عوامی نمائندوں اور اعلیٰ افسران کے سامنے کاجو، بادام، پستے اور کشمش کی سجی ہوئی تھالیاں پیش کی گئیں۔ ایک طرف کسان خشک سالی کے باعث کسمپرسی کا شکار ہیں، تو دوسری جانب اجلاس میں اڑائی جانے والی اس ضیافت پر عوامی حلقوں کی جانب سے شدید غصے کا اظہار کیا جارہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، ہفتے کے روز ناندیڑ میں قحط سالی کی صورتحال پر تبادلہ خیال کے لیے ایک اہم میٹنگ طلب کی گئی تھی۔ اجلاس کو سنجیدہ اور فکری رنگ دینے کے لیے ابتدائی طور پر یہ طے پایا تھا کہ مہمانوں کا استقبال کتابیں تحفے میں دے کر کیا جائے گا۔ تاہم، یہ منصوبہ کیوں ترک کیا گیا اس کی وجوہات تو سامنے نہیں آسکیں، لیکن جیسے ہی اجلاس شروع ہوا تو شرکاء کے سامنے خشک میوہ جات کی پلیٹیں رکھ دی گئیں۔ میٹنگ ختم ہونے سے پہلے ہی سوشل میڈیا پر ایسی ویڈیوز وائرل ہوگئیں جن میں عوامی نمائندے کاجو اور بادام کھاتے ہوئے قحط پر گفتگو کر رہے تھے۔ عوام نے اس صورتحال پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ "خشک سالی کے جائزے میں خشک میوہ جات کی ریل پیل ہے۔" اس اہم اجلاس کی صدارت اور شرکت کے لیے ریاستی وزیر زراعت دتاترے بھرنے جمعہ کی شام ہی ناندیڑ پہنچ گئے تھے، جہاں ہوائی اڈے اور ریسٹ ہاؤس پر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے کھتگاؤں کر گروپ کے عہدیداران، جن میں شہر صدر اوم پرکاش پوکرنا اور ریاستی نائب صدر ڈاکٹر مینل پاٹل شامل تھے، نے ان کا استقبال کیا۔ مقامی چھٹی ہونے کے باوجود ریونیو، زراعت اور دیگر متعلقہ محکموں کا عملہ دن بھر اس اجلاس کی تیاریوں اور ابتدائی رپورٹیں مرتب کرنے میں مصروف رہا۔ ڈرائی فروٹس کی اس ضیافت نے مقامی انتظامیہ کے دوہرے معیار کو بھی بے نقاب کر دیا ہے، جس پر سوشل میڈیا پر کڑی تنقید کی جارہی ہے۔ شہریوں نے نشاندہی کی کہ چند روز قبل اسی کلکٹر دفتر میں ضلع کے پبلک گنیش منڈلوں کے عہدیداران کا ایک اجلاس طلب کیا گیا تھا۔ دوپہر 4 بجے کا یہ اجلاس شام 5 بجے کے بعد تاخیر سے شروع ہوا، اور حیرت انگیز طور پر باہر سے آئے ہوئے ان عوامی عہدیداران کے لیے پینے کے پانی تک کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ اب وزراء کے لیے ڈرائی فروٹس کے شاہانہ انتظامات نے انتظامیہ کے اس تضاد پر سخت سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ واضح رہے کہ اس جائزہ اجلاس میں تمام ڈویژنل وزراء، ارکانِ پارلیمنٹ اور ارکانِ اسمبلی کو مدعو کیا گیا تھا۔ جو نمائندے ذاتی طور پر حاضر نہیں ہو سکے، ان کے لیے ویڈیو کانفرنسنگ کی سہولت فراہم کی گئی تھی۔ سابق وزیر اعلیٰ اور رکن پارلیمنٹ اشوک چوہان، ناندیڑ کے نگراں وزیر اتل ساوے، اور ایم ایل اے شریجیا چوہان سمیت کئی دیگر اضلاع کے اراکین اسمبلی اور افسران نے ویڈیو لنک کے ذریعے اس اجلاس میں شرکت کی۔

رکن پارلیمنٹ سنجے جادھو کا سخت ردعمل

ناندیڑ:۱۹؍ستمبر (نمائندہ): ناندیڑ میں خشک سالی کے جائزے کے لیے منعقدہ میٹنگ کے دوران کاجو اور بادام کھانے کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد، پربھنی سے شیوسینا کے رکن پارلیمنٹ سنجے جادھو نے اپوزیشن کی تنقید کا دوٹوک جواب دیا ہے۔ انہوں نے ناقدین سے سوال کیا کہ" جب آپ کے سامنے تھالی سجا کر رکھی جائے گی تو آپ کھائیں گے یا نہیں؟" ناندیڑ میں وزیر زراعت دتاترے بھرنے کی صدارت میں مراٹھواڑہ کی خشک سالی کی صورتحال اور کسانوں کے مسائل پر ایک اہم جائزہ اجلاس منعقد کیا گیا تھا۔ اس میٹنگ میں جب مراٹھواڑہ میں زراعت کو پہنچنے والے نقصانات اور خشک سالی کے بحران پر سنجیدہ بحث ہو رہی تھی، تو سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو منظر عام پر آئی جس میں رکن پارلیمنٹ سنجے جادھو اپنے سامنے رکھے کاجو اور بادام کھاتے ہوئے نظر آئے۔ اپوزیشن نے اس ویڈیو پر سخت تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا تھا کہ خشک سالی جیسے انتہائی سنگین اور حساس موضوع پر ہونے والی میٹنگ میں عوامی نمائندے خشک میوہ جات کھانے میں مگن ہیں۔ اس تنازعے پر وضاحت دیتے ہوئے ایم پی سنجے جادھو نے کہا:" ہم میٹنگ میں آئے تھے، انہیں یہ (کاجو بادام) وہاں رکھنے کا حکم کس نے دیا تھا؟ اب جب سامنے سجی ہوئی تھالی رکھ دی گئی تھی، تو تھالی میں رکھی چیزیں کھائیں یا نہیں؟

بھرتی امتحانات میں اصلاحات: کمیٹی کا اورنگ آباد دورہ

ناندیڑ:۱۹؍ستمبر (نمائندہ): ریاست مہاراشٹر میں بھرتی امتحانات کے نظام میں ضروری اصلاحات متعارف کرانے کے لیے تشکیل دی گئی ریاستی بھرتی امتحان اصلاحات اعلیٰ سطحی کمیٹی پیر، 21 ستمبر کو چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژن کا اہم دورہ کر رہی ہے۔ اس حوالے سے طلبہ، امیدواروں اور متعلقہ محکموں سے اس مکالمے میں شرکت کی خصوصی اپیل کی گئی ہے۔ سرکاری اعلامیے کے مطابق، پیر کی صبح 10:30 بجے سے دوپہر 1 بجے تک کمیٹی کی جانب سے طلبہ، مسابقتی امتحانات کے امیدواروں، تعلیمی اداروں اور کوچنگ سینٹرز کے نمائندوں کے ساتھ براہ راست گفت و شنید کی جائے گی۔ اس کے بعد دوپہر 1:00 سے 1:30 بجے تک ایک پریس کانفرنس منعقد ہوگی، جبکہ دوپہر 2:30 بجے کے بعد ضلعی سطح کے امیدواروں اور دیگر متعلقہ فریقین سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ انتظامیہ نے تمام متعلقہ افراد سے گزارش کی ہے کہ وہ بھرتی امتحانات کے طریقہ کار کے حوالے سے اپنے تجربات، آراء اور تجاویز پیش کرنے کے لیے اس سیشن میں بھرپور شرکت کریں، تاکہ امتحانی نظام کو مزید شفاف، موثر اور امیدواروں کے مفاد میں بہتر بنایا جاسکے۔

۱۹ ؍سالہ نوجوان کا بہیمانہ قتل، جرائم پیشہ گروہوں کی باہمی چپقلش کا شبہ

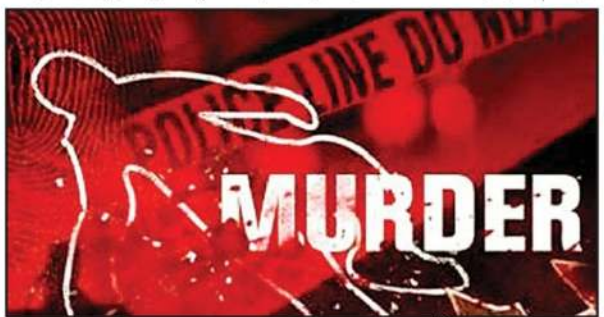

ناندیڑ: ۱۹؍ستمبر (ورقِ تازہ نیوز): ریاست مہاراشٹر کے شہر ناندیڑ میں ایک لرزہ خیز واردات سامنے آئی ہے جہاں ہڈکو کے علاقے شاہو نگر، واگھالا میں 18 ستمبر کی درمیانی شب ایک 19 سالہ نوجوان کو تیز دھار آلات سے قتل کر دیا گیا۔ مقتول کی شناخت سنگھرتن عرف ڈوریمون مادھوراؤ واگھمارے کے نام سے ہوئی ہے، جس پر ہڈکو کے علاقے میں واقع پانی کی ٹنکی کے احاطے میں حملہ کیا گیا۔ اس واقعے کے بعد حرکت میں آتے ہوئے پولیس نے دو مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق 18 ستمبر کی رات ساڑھے گیارہ سے بارہ بجے کے درمیان حملہ آوروں نے سنگھرتن عرف ڈوریمون پر جان لیوا حملہ کیا۔ اس وحشیانہ مار پیٹ اور حملے کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو کر خون میں لت پت بے ہوش گر پڑا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی اسے فوری طور پر طبی امداد کے لیے وشنوپوری کے سرکاری میڈیکل کالج اور اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم ڈاکٹروں نے معائنے کے بعد واضح کیا کہ اسپتال پہنچنے سے قبل ہی اس کی موت واقع ہو چکی تھی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے رات گئے جائے وقوعہ پر پہنچ کر شواہد اکٹھے کیے اور ابتدائی کارروائی (پنچنامہ) مکمل کی۔ دورانِ تفتیش پولیس نے دو مشتبہ افراد کو حراست میں لیا ہے جن سے تفصیلی پوچھ گچھ جاری ہے۔ چونکہ مقتول سنگھرتن کا تعلق جرائم پیشہ عناصر سے تھا، اس لیے پولیس کا قوی امکان ہے کہ یہ قتل کسی پرانی دشمنی یا مجرمانہ بالادستی قائم کرنے کی کشمکش کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں اس واقعے کا مقدمہ درج کرنے کی کارروائی جاری ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق، سنگھرتن عرف ڈوریمون 18 سال کی عمر کو پہنچنے سے قبل ہی مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو چکا تھا۔ پولیس ریکارڈز بتاتے ہیں کہ اس کے خلاف ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں پہلے سے ہی کئی سنگین نوعیت کے مقدمات درج ہیں۔ وہ ان جرائم کی پاداش میں جیل بھی جا چکا تھا اور حال ہی میں ضمانت پر رہا ہو کر باہر آیا تھا۔

تکنیکی شرائط نرم کرکے کسانوں کو فوری امداد دی جائے: اشوک چوہان

ناندیڑ:۱۹؍ستمبر (ورق تازہ نیوز): مراٹھواڑہ میں بارش کے فقدان اور خشک سالی کے باعث پیدا ہونے والی سنگین صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما اور رکن پارلیمنٹ اشوک چوہان نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کسانوں کو امداد فراہم کرنے کے لیے تمام روایتی اور تکنیکی شرائط نرم کی جائیں۔ ناندیڑ میں ریاستی وزیر زراعت دتاترے بھرنے کی زیر صدارت منعقدہ مراٹھواڑہ ڈویژن کے جائزہ اجلاس میں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے شرکت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے اس سال نہ صرف بوائی کا رقبہ کم ہوا ہے بلکہ فصلوں کی حالت بھی انتہائی ابتر ہو چکی ہے۔ اشوک چوہان نے اجلاس میں نشاندہی کی کہ سویابین، کپاس اور مکئی کی فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ سویابین کی فصل پیلی پڑ گئی ہے اور نشوونما رکنے کی وجہ سے کپاس کی پیداوار کی امیدیں بھی دم توڑ چکی ہیں۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ کسی بھی تکنیکی اصول یا طویل ٹائم ٹیبل میں الجھے بغیر ہنگامی بنیادوں پر کسانوں کی مدد کرے۔ علاوہ ازیں، انہوں نے فصلوں کی انشورنس کمپنیوں کی من مانی اور تکبر پر بھی شدید برہمی کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب کلکٹر، محکمہ زراعت اور محکمہ محصول متفق ہوتے ہیں، تب بھی انشورنس کمپنیاں کسانوں کے دعوے مسترد کر دیتی ہیں اور انتظامی فیصلوں کے خلاف اپیلیں کرتی ہیں جو کہ انتہائی افسوسناک ہے۔ انہوں نے انشورنس معاوضے کے اصولوں کو نرم کر کے کسانوں کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ رکن پارلیمنٹ نے قحط سالی کے معاشی اور سماجی اثرات پر بات کرتے ہوئے انتباہ دیا کہ اگر مزدوروں کو روزگار نہ ملا تو بڑے پیمانے پر ان کی نقل مکانی کا خطرہ ہے۔ اس کی روک تھام کے لیے انہوں نے روزگار گارنٹی اسکیم کے تحت گاؤں کی سطح پر ہی کام فراہم کرنے کی تجویز دی۔ چارے کے بحران پر بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ فی الحال چارہ دستیاب ہے، لیکن مستقبل میں یہ ایک سنگین مسئلہ بن سکتا ہے، لہٰذا چارہ کیمپس (چھاؤنیوں) کی پیشگی منصوبہ بندی کی جائے اور انتظامیہ اس بات کو یقینی بنائے کہ اس عمل میں کوئی بدعنوانی نہ ہو۔ پینے کے پانی کی قلت اور آبی بحران کو کم کرنے کے لیے اشوک چوہان نے جل جیون مشن اور پانی کے تحفظ کے منصوبوں کے لیے فوری فنڈز جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی تجویز دی کہ اپر پین گنگا پروجیکٹ (اُردھو پین گنگا) میں موجود ذخیرے سے کم از کم ایک بار پانی چھوڑا جائے، تاکہ بھوکر، حدگاؤں اور نائیگاؤں کے تینوں اسمبلی حلقوں میں پینے کے پانی کا مسئلہ حل ہو سکے اور جو فصلیں اب تک کسی طرح بچی ہوئی ہیں، انہیں زندہ رکھا جاسکے۔

پربھنی ضلع میں بغیر لائسنس دیسی پستول کے ساتھ ایک شخص گرفتار، دوسرا فرار

پورنا پولیس اور کرائم برانچ کی مشترکہ کاروائی، نوجوان کے قبضے سے دیسی پستول اور زندہ کارتوس برآمد

پربھنی :۱۹؍ستمبر (نامہ نگار): مہاراشٹر کے پربھنی ضلع کی پورنا تحصیل کے گاؤں ایرنڈیشور میں پولیس نے ایک کارروائی کرتے ہوئے بغیر لائسنس کے دیسی پستول کے ساتھ ایک نوجوان کو گرفتار کرلیا ہے۔ ملزم علاقے میں غیر قانونی اسلحے کے زور پر دہشت پھیلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس مشترکہ کارروائی میں پورنا پولیس اور لوکل کرائم برانچ کی ٹیم نے ملزم کے قبضے سے ایک دیسی پستول اور پیلے رنگ کی دھات کا ایک زندہ کارتوس ضبط کیا ہے۔ تاہم، پستول فراہم کرنے والا دوسرا ملزم فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ اس واقعے کے باعث ایرنڈیشور گاؤں میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق صبح تقریباً 11 بجے پورنا پولیس کو اطلاع ملی کہ ایرنڈیشور کے ہنومان مندر کے قریب ایک شخص غیر قانونی اسلحے کے ساتھ موجود ہے اور ضلعی مجسٹریٹ (کلکٹر) کے اسلحہ بندی احکامات کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے علاقے میں خوف و ہراس پیدا کر رہا ہے۔ اطلاع ملتے ہی اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر (API) سچن بیندرے کی رہنمائی میں پولیس افسران کی ٹیم فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچی اور ملزم کو حکمت عملی کے ساتھ دبوچ لیا۔ گرفتار ملزم کی شناخت 22 سالہ مکیش شیشے راؤ کھاڈے (ساکن ہٹہ، تحصیل وسپت، ضلع ہنگولی) کے طور پر ہوئی ہے۔ ابتدائی تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ گرفتار ملزم مکیش کو یہ غیر قانونی پستول بدھ بھوشن بھگوان کھلارے (ساکن امبیڈکر نگر، ہنگولی) نامی شخص نے فراہم کی تھی۔ پستول فراہم کرنے والا یہ دوسرا ملزم فی الحال مفرور ہے اور پولیس اس کی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔ اس کارروائی میں پولیس نے دیسی پستول اور ایک زندہ کارتوس سمیت کل 41 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔ اس معاملے میں پولیس ہیڈ کانسٹیبل رام کشن گیانوبا کالے کی مدعیت میں گرفتار ملزم مکیش کھاڈے اور مفرور ملزم بدھ بھوشن کھلارے کے خلاف اسلحہ ایکٹ 1959 کی دفعہ 3 / 25 اور 29 کے تحت مقدمہ (کرائم نمبر 388 / 2026) درج کر لیا گیا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر (API) گجانن پاٹل کررہے ہیں۔

گرام پنچایتوں میں سرپنچ کے عہدوں کے لیے ریزرویشن کا اعلان 22 ستمبر کو ہوگا

ناندیڑ :۱۹؍ستمبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ تعلقہ کے غیر درج فہرست علاقوں کی گرام پنچایتوں میں سال 2025 سے 2030 کی مدت کے لیے سرپنچ کے عہدوں کے ریزرویشن کا نوٹیفکیشن ضلعی کلکٹر کے احکامات کے تحت جاری کر دیا گیا ہے۔ پسماندہ طبقات اور اوپن کیٹیگری (General Category) کے لیے سرپنچ کے عہدوں کا حتمی فیصلہ منگل کے روز کیا جائے گا۔ ضلع کلکٹر ناندیڑ کی جانب سے 11 ستمبر 2026 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق، ناندیڑ تعلقہ کی گرام پنچایتوں میں پسماندہ طبقات کے لیے 17 جبکہ اوپن کیٹیگری کے لیے 37 سرپنچ کے عہدے مختص کیے گئے ہیں۔ ان میں سے کل 28 عہدے خواتین کے لیے ریزرو (مخصوص) ہوں گے، جن میں پسماندہ طبقات کی خواتین کے لیے 9 اور اوپن کیٹیگری کی خواتین کے لیے 19 نشستیں شامل ہیں۔ چونکہ درج فہرست ذاتوں (SC) اور درج فہرست قبائل (ST) کے لیے پہلے سے طے شدہ سرپنچ ریزرویشن میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا رہی، اس لیے ناندیڑ کے تحصیلدار کو صرف پسماندہ طبقات اور اوپن کیٹیگری کے ریزرویشن کو حتمی شکل دینے کے احکامات جاری کیے گئے تھے۔ ان عہدوں کے لیے ریزرویشن کا فیصلہ منگل، 22 ستمبر 2026 کی صبح 10 بجے تحصیل آفس، ناندیڑ میں واقع سب ڈویژنل آفیسر کے میٹنگ ہال (دوسری منزل) میں قرعہ اندازی (Draw) کے ذریعے کیا جائے گا۔ تحصیلدار ناندیڑ نے اپیل کی ہے کہ اس موقع پر تمام متعلقہ افراد، بشمول سابق ضلع پریشد و پنچایت سمیتی ممبران، سرپنچ، نائب سرپنچ اور گرام پنچایت ممبران مقررہ وقت پر موجود رہیں۔ یہ ریزرویشن 2025 سے 2030 کے دوران ہونے والے گرام پنچایت کے عام انتخابات پر نافذ العمل ہوگا۔ ناندیڑ کے دیہی و سیاسی حلقوں میں سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ ریزرویشن کا حتمی اعلان ہونے کے بعد مختلف سیاسی جماعتیں اور مقامی دھڑے اپنے امیدواروں کے انتخاب اور انتخابی حکمت عملی کو حتمی شکل دیں گے۔ یہ نیا ریزرویشن 2025 سے 2030 کے دوران ہونے والے گرام پنچایت کے عام انتخابات پر نافذ العمل ہوگا، جسے مقامی سیاست کے مستقبل کے لیے انتہائی اہم قرار دیا جارہا ہے۔

کسان فکر نہ کریں، حکومت شانہ بشانہ کھڑی ہے: ریاستی وزیر زراعت

ناندیڑ :۱۹؍ستمبر (نامہ نگار): ریاست کے وزیر زراعت دتاترے بھرنے نے ناندیڑ کے علاقے پویانی (Puyani) کا دورہ کر کے فصلوں کی موجودہ صورتحال کا معائنہ کیا اور کسانوں سے براہ راست گفتگو کر کے ان کی مشکلات و مسائل دریافت کیے۔ اس دورے کے دوران انہوں نے فصلوں کی حالیہ حالت، بارش کی مقدار اور ہونے والے ممکنہ نقصانات کے حوالے سے تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ وزیر زراعت نے کسانوں کی جانب سے پیش کی گئی مشکلات کو انتہائی ہمدردی اور توجہ سے سنا۔ انہوں نے کسانوں کو تسلی دیتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ "کسانوں کو بالکل بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حکومت مشکل کی اس گھڑی میں پوری مضبوطی کے ساتھ آپ کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، اور آپ کو زیادہ سے زیادہ مالی امداد و ریلیف فراہم کرنے کے لیے یقینی طور پر ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔" اس موقع پر مقامی عوامی نمائندے، محکمہ زراعت کے اعلیٰ حکام اور علاقے کے کسانوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

ریاست میں خشک سالی کی سنگین صورتحال، حکومت بے حس، کسانوں کو فی ہیکٹر 50 ہزار روپے اور مکمل قرض معافی دئے جانے کا مطالبہ

ممبئی:19 ؍ستمبر (پریس ریلیز)۔ ریاست کے کئی علاقوں میں خشک سالی کی سنگین صورتحال پیدا ہو چکی ہے اور گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے بعض علاقوں میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرا، جس کے باعث کھیتوں میں کھڑی فصلیں سوکھ کر تباہ ہوگئی ہیں۔ کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے الزام لگایا ہے کہ مہایوتی حکومت اس سنگین صورتحال پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کابینہ کے اجلاس میں خشک سالی کے مسئلے پر صرف بات چیت ہوئی، لیکن کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں کیا گیا، جبکہ نگراں وزرا بھی متاثرہ کسانوں کے پاس نہیں پہنچے۔ کسان شدید بحران میں ہیں اور حکومت وقت گزاری کر رہی ہے۔ سپکال نے مطالبہ کیا کہ ریاست میں فوری طور پر خشک سالی کا اعلان کیا جائے، کسانوں کے بینک کھاتوں میں فی ہیکٹر 50 ہزار روپے کی امدادی رقم جمع کی جائے اور تمام کسانوں کے قرضے مکمل طور پر معاف کیے جائیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حکومت نے فوری اقدامات نہیں کیے تو کانگریس وزرا کو ریاست میں گھومنے نہیں دے گی۔ خشک سالی کی صورتحال پر بات کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی مہایوتی حکومت حساسیت کا مظاہرہ نہیں کر رہی ہے۔ کسان بحران میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں، لیکن حکومت جان بوجھ کر ان کے مسائل کو نظر انداز کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کمبھ میلے میں نگرانی کے کیمرے نصب کرنے کے لیے 350 کروڑ روپے خرچ کر سکتی ہے، لیکن کسانوں کو امداد دینے سے گریز کر رہی ہے۔ ان کے مطابق ریاست میں مصنوعی بارش کا تجربہ کرنے کی ضرورت ہے، لیکن حکومت نے اس سلسلے میں بھی کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ سپکال نے دعویٰ کیا کہ عوام میں مہایوتی حکومت کے خلاف شدید ناراضی پائی جاتی ہے، لیکن اقتدار میں موجود لوگ اس کے باوجود بے حس بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کو کسانوں اور عام لوگوں کے مسائل سے کوئی سروکار نہیں ہے اور اس کی دلچسپی صرف بدعنوانی اور کمیشن خوری میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی بھی وقت گزرا نہیں ہے، تہواروں کا موسم شروع ہو چکا ہے، اس لیے حکومت کو فوری طور پر خشک سالی کا اعلان کر کے دسہرہ سے پہلے کسانوں کو خاطر خواہ مالی مدد فراہم کرنی چاہیے۔ ہرش وردھن سپکال نے وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر چراغ جلانے کی اپیل پر بھی تنقید کی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ نریندر مودی نے گزشتہ 12 برسوں میں ایسا کیا کیا ہے کہ ان کی سالگرہ کے موقع پر چراغ جلانے کی اپیل کی جارہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مودی کے دور میں نوجوانوں کو روزگار نہیں مل رہا، خواتین محفوظ نہیں ہیں، کسان بحران کا شکار ہیں، معیشت انتہائی خراب صورتحال میں پہنچ گئی ہے اور مہنگائی آسمان کو چھو رہی ہے۔ سپکال نے کہا کہ جب عوام خود بحران کا سامنا کر رہی ہو تو ایسے حالات میں سالگرہ منانا نامناسب ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم کے ان سابقہ مشوروں کا حوالہ بھی دیا جن میں لوگوں سے سونا نہ خریدنے، بیرون ملک سفر نہ کرنے، تیل کم استعمال کرنے اور کفایت شعاری اختیار کرنے کی اپیل کی گئی تھی۔ سپکال نے کہا کہ اس کے باوجود اپنی سالگرہ پر تیل کے چراغ جلانے کی اپیل کرنا قابل مذمت ہے۔ انہوں نے اسے خود پرستی قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم پر سخت تنقید کی اور کہا کہ ملک کے لیے یہ بدقسمتی ہے کہ اسے ایسا وزیر اعظم ملا ہے جو ان کے بقول باتیں بدلتا رہتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔ انتخابی کمیشن کے حوالے سے بھی کانگریس کے ریاستی صدر نے سخت اعتراضات ظاہر کیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انتخابی کمیشن بھارتیہ جنتا پارٹی کے ہاتھوں میں کام کرنے والا ادارہ بن گیا ہے۔ سپکال نے کہا کہ خصوصی گہرائی سے ووٹر فہرستوں کی نظر ثانی کے ذریعے لوگوں سے ان کے ووٹ دینے کا حق ہی چھیننے کی کوشش کی جارہی ہے اور یہ جمہوریت کے لیے ایک بڑا بحران ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انتخابی کمیشن کا موجودہ طریقہ کار ملک کو افراتفری کی طرف لے جارہا ہے۔ سپکال نے کہا کہ کانگریس اس عمل کی مخالفت کرتی ہے اور ملک میں جمہوریت برقرار رکھنے کے لیے کانگریس سڑکوں پر اتر کر اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

لاڈلی بہن اسکیم میں ۵؍ہزار کروڑ روپے کا گھوٹالہ ہوا: سپریہ سُلے

ممبئی:۱۹؍ستمبر (نمائندہ): این سی پی (شرد پوار) کی قائم مقام صدر اور رکن پارلیمان سپریہ سُلے نے دعویٰ کیا ہے کہ ریاستی حکومت کی لاڈلی بہن اسکیم میں بڑا گھوٹالہ ہوا ہے۔ انہوں نے آر ٹی آئی کا حوالہ دے کر حکومت کو گھیرتے ہوئے کئی سوالات قائم کئے ہیں۔ انہوں نے تقریباً ۵؍ہزار کروڑ روپے کی تقسیم کی تحقیقات کرنے، حقیقی اعداد و شمار جاری کرنے اور اس معاملے پر وائٹ پیپر جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ حق معلومات (آر ٹی آئی) کے ذریعے سامنے آنے والی معلومات کی بنیاد پر سپریا سُلے نے 'مکھیہ منتری ماجھی لاڈکی بہن' یوجنا کے تناظر میں مہایوتی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعے حکومت سے وضاحت طلب کی۔ ان کا کہنا ہے کہ اس منصوبے میں بدانتظامی اور عوام کے پیسے کی مبینہ بربادی سامنے آئی ہے۔ سپریا سُلے کے مطابق، نااہل مستفیدین کے بینک کھاتوں میں جمع تقریباً ۵؍ہزار کروڑ روپے واپس لینے کے بجائے معاف کرنے کی تیاری کی جارہی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ یہ ٹیکس دہندگان کی محنت کی کمائی ہے، تو انتظامی لاپروائی کا خمیازہ عوام کیوں بھگتیں؟ سپریا سُلے نے کہا کہ آر ٹی آئی کے ذریعے حاصل معلومات کے مطابق ۸۲؍لاکھ مستفیدین کو فہرست سے خارج کیے جانے کی اطلاع ہے، جبکہ دوسری جانب متعلقہ وزیر ۹۲؍لاکھ مستفیدین کو خارج کیے جانے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ انہوں نے سوال قائم کیا کہ ایک ہی اسکیم میں ۱۰؍لاکھ مستفیدین کا یہ فرق کیسے ہوسکتا ہے؟ انہوں نے حکومت سے اس بارے میں حقیقی اعداد و شمار عوام کے سامنے رکھنے کا مطالبہ کیا۔ رکن پارلیمان نے مزید سوال کیا کہ جب اسکریننگ اور تصدیق کا نظام موجود تھا تو ۱۶؍لاکھ نااہل افراد، حتیٰ کہ مردوں کے بینک کھاتوں میں بھی رقم جمع ہونے تک سرکاری نظام کیا کر رہا تھا؟ سپریا سلے کے مطابق، اس بدنظمی کی وجہ سے بہت سی ضرورتمند خواتین اس اسکیم کے فائدے سے محروم رہ گئی ہیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی